عاشقِ رسول ﷺ

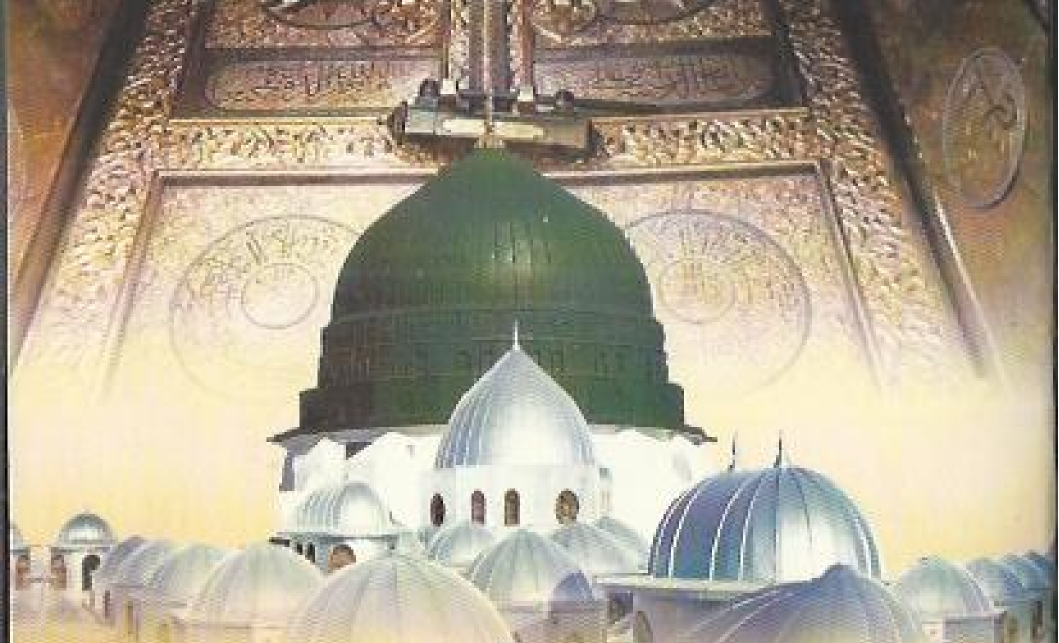

ترتیب وتخریج

ابو محمد سید عبد اللہ رضا ناصر

ناشر مکتبہ تحفظ ایمان، کراچی

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب وتخریج

ابو محمد سید عبد اللہ رضا ناصر

ناشر

مکتبہ تحفظ ایمان، کراچی

نام کتاب	:	عاشق رسول ﷺ
ترتیب وتخریج	:	ابو محمد سید عبد اللہ رضا ناصر
سن طباعت	:	جنوری 2011ء
قیمت	:	
ناشر	:	مکتبہ تحفظ ایمان، کراچی

contact

House # A5/131,Moosa Colony F.B.Area, Karachi

0321-2619842,0321-9219843

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سزائے موت پانیوالی مسیحی خاتون کو رہا کرے: پوپ بینیڈکٹ کی اپیل
صدر زرداری نے رپورٹ طلب کرلی، دعا ہے ایسے حالات کا سامنا کرنیوالے ہر شخص
کے بنیادی حقوق کا احترام ہو، خطاب
پنجاب حکومت کو آسیہ بی بی کی حفاظت کے لئے لکھا ہے، شہباز بھٹی

پوپ بینیڈکٹ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ آسیہ بی بی کو رہا کرے جسے توہین رسالت ﷺ کے الزام میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔ پوپ بینیڈکٹ نے اپنے ہفتے وار خطاب میں آسیہ بی بی کے ساتھ اپنی روحانی قربت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ دعا کرتے ہیں کہ اس طرح کے حالات کا سامنا کرنیوالے ہر شخص کے انسانی وقار اور بنیادی حقوق کا احترام ہو۔ واضح رہے کہ آسیہ بی بی ڈیڑھ برس سے قید ہیں، اس خاتون کو گزشتہ پیر کو سزائے موت سنائی گئی تھی، آسیہ بی بی 5 بچوں کی ماں ہیں۔ مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق صدر آصف علی زرداری نے ننکانہ صاحب میں مسیحی خاتون کو مبینہ طور پر توہین رسالت ﷺ کے الزام میں سزائے موت سنائے جانے سے متعلق رپورٹ طلب کرلی ہے۔ صدر نے وزارت اقلیتی امور سے اس ضمن میں تین دن کے اندر رپورٹ طلب کی ہے۔ بی بی سی کے مطابق اقلیتوں کے وفاقی وزیر شہباز بھٹی نے کہا ہے کہ انہوں نے پنجاب حکومت کو خط لکھا ہے کہ جیل میں آسیہ بی بی کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، ہفتہ 20 نومبر 2010)

میرے ساتھ ناانصافی ہوئی، سزائے موت پانے والی آسیہ کی صدر سے رحم کی اپیل

توہین رسالت ﷺ کا واقعہ نہیں ہوا، صدر سزا معاف کردیں گے، گورنر پنجاب سلمان تاثیر، جیل میں آسیہ سے ملاقات

بھٹہ پر مزدوری کرتی تھی، معاوضہ مانگنے پر نمبردار نے بال نوچے جھوٹا مقدمہ کرادیا، گاؤں والوں نے گلے میں پٹہ ڈال کر مارا۔ پولیس نے بھی تشدد کیا، پانی پلانے پر لڑکیوں سے جھگڑا ہوا جسے غلط رنگ دیدیا گیا، کبھی گاؤں نہیں جاؤنگی، آسیہ، صحافیوں سے گفتگو

شیخوپورہ (نمائندہ ایکسپریس، مانیٹرنگ ڈیسک)

توہین رسالت ﷺ کے مقدمے میں موت کی سزا پانے والی آسیہ بی بی نے صدر سے معافی کی اپیل کردی ہے اور کہا ہے کہ وہ توہین رسالت ﷺ کا سوچ بھی نہیں سکتی جب کہ معافی کی اپیل ملنے پر گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے شیخوپورہ جیل میں آسیہ سے ملاقات کی۔ گورنر نے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے کیس کا مکمل جائزہ لیا ہے اور ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ مجھے صوبے کے آئینی سربراہ کی حیثیت میں اپیل ملی ہے میں یہ خود صدر کے پاس لے کر جاؤں گا۔ امید ہے کہ صدر اسے منظور کرلیں گے۔ گورنر نے کہا اس معاملے میں مذہب کی کوئی بات نہیں، اس کا تعلق انسانیت سے ہے، بے بس لوگوں کو ایسے کیسوں میں ملوث کرکے مذاق اڑایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا وہ عدلیہ کے فیصلوں سے متعلق کچھ نہیں کہیں گے نہ پارلیمنٹ کی کاروائیوں میں مداخلت کرونگا۔ آسیہ بی بی کی سزا ایں قانونی سقم ہے، اگر صدر مملکت نے آسیہ بی بی کی سزا معاف کردی تو کوئی بھی پاکستانی اس پر احتجاج نہیں کریگا۔ پاکستان کے جھنڈے میں اقلیتوں کا رنگ بھی ہے کسی اقلیت کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی، گورنر نے کہا کہ یہ خاتون نہایت ہی غریب ہے اور اس کے پاس قانونی دفاع کے لئے وسائل بھی نہیں۔ اس موقع پر جیل سپرنٹنڈنٹ اعجاز اصغر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ غفور انجم بھی موجود تھے اس موقع پر آسیہ نے بتایا کہ میرے چار بچے

ہیں اور اینٹوں کے بھٹہ پر محنت مزدوری کرتی تھی۔ مقامی نمبردار نے بھٹہ پر کام کرنے کا معاوضہ مانگنے پر مجھے تشدد کا نشانہ بنایا، میرے بال نوچے اور تھپڑ مارے۔ وقوعہ صرف پانی کا جھگڑا تھا لڑکیوں نے مجھے کہا پانی لے آؤ۔ پھر کہا رہنے دیں اور کہنے لگیں آئیں تم مسلمان ہوجاؤ میں نے کہا ہم اپنے مذہب پر ہیں آپ اپنے مذہب پر رہیں۔ اس معمولی سی بات کو غلط رنگ دیدیا گیا اور نمبردار نے میرے خلاف جھوٹا پرچہ درج کرادیا۔ گاؤں والوں نے میرے گلے میں پٹہ ڈال کر تشدد کیا، پولیس اہلکاروں نے بھی میری ایک نہ سنی اور مجھے مارا پیٹا۔ اس نے کہا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں میں ان کی شان میں گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ آسیہ نے کہا کہ سزا معاف ہونے پر وہ کبھی اپنے گاؤں نہیں جائے گی۔ واضح رہے کہ ننکانہ کی رہائشی آسیہ بی بی پر الزام ہے کہ اس نے چند ماہ پہلے کام کے دوران دوسری خواتین کے سامنے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا جس کے بعد اس پر توہین رسالت ﷺ کا مقدمہ درج ہوا اور مقامی عدالت نے اسے موت کی سزا سنائی۔

(روزنامہ ایکسپریس، کراچی، اتوار 21 نومبر 2010)

عیسائی خاتون کی معافی کی اپیل پر صدر جلد دستخط کردیں گے، گورنر پنجاب

اسلام آباد (رائٹر) توہین رسالت ﷺ کے الزام میں قید عیسائی خاتون نے صدر پاکستان آصف علی زرداری کو رحم کی اپیل کردی ہے، گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ عیسائی خاتون آسیہ بی بی کی جانب سے معافی نامہ صدر پاکستان کو ارسال کردیا گیا ہے اور امید ہے کہ وہ اس پر جلد دستخط کردیں گے۔ گورنر پنجاب نے یہ بات ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں آسیہ سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ سلمان تاثیر نے کہا کہ اس معاملے کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ اس کا تعلق انسانیت سے ہے، انہوں نے مزید کہا کہ بے بس لوگوں کو ایسے مقدمات میں ملوث کرکے قانون کا مذاق اڑایا جارہا ہے، انہوں نے کہا کہ وہ عدلیہ کے فیصلوں کے بارے میں کچھ نہیں کہیں گے اور نہ ہی پارلیمنٹ کی کاروائیوں میں مداخلت کریں گے اس موقع پر ملزمہ آسیہ کا کہنا تھا کہ محمد ﷺ آخری رسول ہیں اور وہ توہین رسالت ﷺ کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ (روزنامہ جنگ، کراچی، اتوار 21 نومبر 2010)

توہین رسالت ﷺ کیس، آسیہ بی بی کو رہائی کے بعد خاندان سمیت بیرون ملک بھجوا دیا جائے گا۔

شیخوپورہ، لاہور (نمائندگان جنگ)

گورنر پنجاب نے گزشتہ روز صدر آصف علی زرداری کی ہدایت پر ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کا دورہ کیا اور سزائے موت پانے والی مسیحی خاتون آسیہ بی بی سے ملاقات کر کے رحم کی اپیل حاصل کی تاکہ اسے فوری طور پر صدر مملکت کو بھجوا دیا جاسکے اور کرسمس سے قبل آسیہ کو رہائی مل جائے، ذرائع کے مطابق آسیہ کو رہائی کے بعد خاندان سمیت بیرون ملک بھجوا دیا جائے گا، گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ میں نے اس کیس کا مکمل جائزہ لیا ہے اور ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا جس کے تحت مسیحی خاتون کو موت کی سزا سنائی گئی۔ شیخوپورہ جیل میں آسیہ سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے گورنر پنجاب نے کہا کہ پاکستان کے کسی بھی شہری خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کے ساتھ زیادتی نہیں کی جاسکتی۔ گورنر نے کہا کہ قائداعظم، ذوالفقار علی بھٹو شہید اور بے نظیر بھٹو شہید کے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ہمارے نظریے کے خلاف ہے۔ گورنر پنجاب نے کہا کہ صوبے کا آئینی سربراہ ہونے کے ناطے مجھے یہ اپیل ملی ہے جو میں خود صدر مملکت کے پاس لے کر جاؤں گا۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ صدر پاکستان آسیہ بی بی کی سزا معاف کر دیں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں گورنر نے کہا کہ یہ جج کا فیصلہ ہے، عدالت کی سزا برقرار ہے اور میں عدالتی کارروائی میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا مگر صدر پاکستان کو کسی کی بھی سزا معاف کرنے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان کو روشن خیال اور ترقی پسند دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس موقع پر آسیہ بی بی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صرف پانی کا جھگڑا تھا مجھ پر غلط الزام لگایا گیا۔ آسیہ نے کہا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور میں ان کی شان میں گستاخی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

(روزنامہ جنگ، کراچی، اتوار 21 نومبر 2010)

امریکا کی آسیہ کو رہائی کے بعد خاندان سمیت پناہ کی پیشکش

لاہور (این این آئی) گستاخی رسول ﷺ کے الزام میں سزائے موت کی قیدی مسیحی خاتون آسیہ بی بی کو رہائی کے بعد امریکا نے اپنے ملک میں پناہ دینے کی پیشکش کر دی۔ مسیحی ذرائع کے مطابق پاکستان میں موجود امریکی نمائندوں نے آسیہ بی بی کے خاندان کو پیشکش کی ہے کہ اگر وہ رہائی کے بعد خاندان سمیت امریکا میں رہنا چاہتی ہیں تو ہم اس کے لئے تمام سہولتیں فراہم کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس نیوز کراچی، مورخہ 22 نومبر 2010)

تحقیقات کر لی، آسیہ بیگناہ ہے اسے سزا نہیں ہوگی، گورنر پنجاب

اسلام آباد (آن لائن) گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو مکمل تحفظ حاصل ہے، آسیہ بی بی غریب اور بے بس خاتون ہے اسے قائداعظم اور ذوالفقار علی بھٹو کے دیے قانون کے تحت نہیں بلکہ ضیاالحق کے کالے قانون کے تحت سزا ہوئی اپنے طور پر تحقیقات کی، آسیہ بے قصور ہے سزا نہیں ہوگی۔ نجی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے سلمان تاثیر نے کہا کہ آسیہ بی بی غریب اور بے بس خاتون ہے جسے کالے قانون کے تحت موت کی سزا سے نہ صرف پاکستان بلکہ باہر کے ملکوں میں ہمارا مذاق بن گیا ہے۔ ہم پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم اقلیتوں کا تحفظ چاہتے ہیں۔ آسیہ کی اپیل صدر تک پہنچا دی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس نیوز کراچی، مورخہ 23 نومبر 2010)

گورنر پنجاب کو آسیہ بی بی کی معافی کا مطالبہ کرنے کا آئینی اختیار نہیں

وزیراعلیٰ کی ہدایات پر عمل کے پابند ہیں، محکمہ داخلہ نے کوئی ریفرنس تیار نہیں کیا پنجاب حکومت

اسلام آباد (طارق بٹ) پنجاب حکومت کا کہنا ہے کہ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے محکمہ داخلہ کی جانب سے آسیہ بی بی کی سزا معاف کرنے کے حوالے سے ریفرنس تیار کرنے کی منظوری نہیں دی اور گورنر سلمان تاثیر کو ایسا کوئی آئینی اختیار حاصل نہیں کہ وہ صدر زرداری سے آسیہ بی بی کی سزا معاف کرنے کی درخواست کریں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے سینئر اہلکار

نے دی نیوز کو بتایا کہ گورنر تمام معاملات میں وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے پابند ہیں۔ گزشتہ ہفتے گورنر سلمان تاثیر نے شیخوپورہ ڈسٹرکٹ جیل میں آسیہ بی بی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ وہ آسیہ بی بی کا کیس صدر کے پاس لے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پورا کیس سٹڈی کیا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ توہین رسالت ﷺ کی مرتکب ہوئی ہے۔ اہلکار نے کہا کہ پنجاب کا محکمہ داخلہ آئینی طور پر ایسی سزا کی معافی کا ریفرنس تیار کرنے کا ذمہ دار ہے تاہم اس نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایسا کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے آئین کے آرٹیکل 105 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گورنر کا بیٹا یا وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر اوران کے مطابق کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کو آئین کے آرٹیکل 45 کے تحت عدالت کی سزا معاف یا معطل کرنے کے اختیارات حاصل ہیں تاہم یہ اختیارات صوابدیدی نہیں بلکہ ایسا وہ وزیر اعظم کی ہدایات پر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آسیہ بی بی کا کیس اس طرح پر نہیں کہ حکومت کیس واپس لے سکے کیونکہ وہ ملزمہ قرار دی جا چکی ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، منگل مورخہ 23 نومبر 2010)

آسیہ بی بی کی سزا معاف کی گئی تو سخت ردعمل ہوگا، شجاعت

لاہور (نمائندہ جنگ، ایجنسیاں) پاکستان مسلم لیگ کے صدر سینیٹر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ توہین رسالت ﷺ کی مرتکب آسیہ بی بی کی سزا معاف کی گئی تو اس کا ردعمل نہایت سخت ہوگا۔ (روزنامہ جنگ کراچی، بدھ مورخہ 24 نومبر 2010)

توہین رسالت ﷺ قانون کو ختم کرنے کی سازش ناکام بنادیں گے، منور حسن مسلمانان پاکستان محمد عربی ﷺ کے غلام ہیں، سازشی سیکولر عناصر کا راستہ روکنے کے لئے مشاورت کریں گے

لاہور (پ ر) امیر جماعت اسلامی پاکستان سید منور حسن نے توہین رسالت ﷺ کیس میں سزائے موت پانے والی آسیہ مسیح کی رہائی کے لئے سرگرم گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور سیکولر لابی کے شوروغوغے اور توہین رسالت ﷺ کیس کو "کالا قانون" قرار دینے کی شدید

مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی قوم توہین رسالت ﷺ قانون کو ختم کرنے کی سازش کو ناکام بنادے گی۔ سازشی سیکولر عناصر کا راستہ روکنے کے لئے دینی وسیاسی جماعتوں سے مشاورت کریں گے اور مشترکہ لائحہ عمل بنائیں گے۔ منگل کو اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ آسیہ کو سیشن کورٹ نے سزائے موت دی ہے اور اسے اپیل کا حق بھی دیا گیا ہے لیکن طریقہ کار کے مطابق عدالت میں اپیل کرنے کے بجائے ملزمہ کو غیر آئینی طریقے سے رہا کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک کے لادین اور سیکولر طبقہ اور غیر ملکی پیسے پر پلنے اور بیرونی ایجنڈے پر چلنے والی اسلام اور پاکستان مخالف این جی اوز کے علاوہ بیرون ملک سے پاکستانی حکومت پر ملزمہ کی رہائی کے لئے دباؤ ڈالا جارہا ہے جو ہمارے عدالتی نظام اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں کھلم کھلا مداخلت ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، بدھ مورخہ 24 نومبر 2010)

صدر ماڈرن ہیں، ہائیکورٹ نے آسیہ کی سزا معطل نہ کی تو وہ معاف کردیں گے۔ سلمان تاثیر

واشنگٹن (ایکسپریس رپورٹ) گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ صدر زرداری توہین رسالت ﷺ کے الزام میں گرفتار آسیہ بی بی کی سزائے موت معاف کردیں گے۔ سی این این کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آسیہ اس قانون کی شکار نہیں ہوگی، صدر زرداری ماڈرن ذہن کے مالک ہیں، وہ اس غریب عورت کو اس قانون کا شکار نہیں ہونے دیں گے اور اسے سزائے موت نہیں دیں گے۔ گورنر نے کہا کہ اگر عدالت نے سزائے موت معطل کردی اور اسے ضمانت پر رہا کردیا تو ٹھیک ہے ورنہ صدر اس کی سزا معاف کردیں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

آسیہ کی رہائی، علامہ حمادی کا گورنر پنجاب کے خلاف مظاہرے کا اعلان

ٹنڈو آدم (پ ر) علامہ حمادی نے توہین رسالت ﷺ کی ملزمہ آسیہ کی رہائی پر آج تمام

مسالک کے علماء کا اجلاس طلب کرتے ہوئے گورنر پنجاب کے خلاف کل (جمعہ) مظاہرے کا اعلان کیا ہے، ممتاز عالم دین علامہ احمد میاں حمادی کی زیر صدارت اجلاس میں کہا گیا کہ توہین رسالت ﷺ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتی حکومت فوری طور پر سلمان تاثیر کو برطرف کرے، مسلمان کسی صورت گستاخ رسول سے نرم رویہ نہیں رکھ سکتا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

گورنر پنجاب آسیہ کو چھڑوا کر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے، علماء کرام کا فتویٰ

لاہور (نمائندہ جنگ) علمائے کرام نے فتویٰ دیا ہے کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر آسیہ کو چھڑوانے کی وجہ سے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ دارالعلوم حزب الاحناف میں جید مفتیان عظام اور شیخ الحدیث اور علماء دین کا ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت صاحبزادہ علامہ پیر سید مفتی مصطفیٰ اشرف رضوی نے کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فتویٰ جاری کیا گیا جس کی تصدیق مولانا غلام حسین قادری، انجینئر مولانا سلیم اللہ خان، مفتی نعیم اختر قادری، علامہ مفتی آصف رضا قادری، علامہ قاری مظفر حسین کھرل، مفتی صفدر علی کاظمی، مفتی محمد علی قادری جلالی، مفتی محمد خان برکاتی قادری اور علامہ مفتی الطاف حسین نے کی اور مشترکہ طور پر فتویٰ کی تائید کی ہے کہ گورنر سلمان تاثیر مرتد اور منافق ہیں۔ آئین کے مطابق منافق اور مرتد پاکستان کے کسی اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

گورنر پنجاب کے خلاف علماء کے فتووں کی کوئی حیثیت نہیں: پیپلز پارٹی پنجاب

لاہور (نمائندہ جنگ) پیپلز پارٹی پنجاب کے سیکریٹری اطلاعات فخر الدین چوہدری نے کہا ہے کہ گورنر پنجاب کے بارے میں فتویٰ جاری کرنے والے "علمائے سو" ہیں۔ ان کے فتووں کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے قائداعظم کو کافر اعظم کہا اور شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید بینظیر بھٹو کے خلاف بھی فتوے دیے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

توہین رسالت ﷺ قانون پر ابتسام الٰہی ظہیر نے جاوید غامدی کو مناظرے کا چیلنج دیدیا

لاہور (پ ر) جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا ہے کہ مسئلہ توہین رسالت ﷺ پر جاوید احمد غامدی کے پاس اپنے موقف پر کوئی علمی دلیل موجود نہیں وہ این جی اوز کے راستے پر چل پڑے ہیں اور حرمت رسول ﷺ کے حوالے اپنی ذمہ داری کا ذرہ برابر بھی پاس نہیں کر رہے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلے پر جاوید احمد غامدی کو مناظرے کا چیلنج دیتا ہوں جا پاکستان کے کسی بھی مذہبی یا نیوز چینل پر اس مسئلے میں میرے ساتھ مناظرہ کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ دین رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو گیا تھا اور غامدی صاحب سمیت کسی بھی عالم کو دین کے احکامات میں تبدیلی کرنے یا ترمیم کرنے کا کوئی بھی حق حاصل نہیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

ناموس رسالت ﷺ قانون کی خلاف ورزی پر گورنر کو قتل کیا۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری

گورنر کو مارنے کا خیال چند روز قبل پیدا ہوا تھا، اب قطعی پر سکون اور مطمئن ہوں۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری جس نے منگل کو گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو ہلاک کر دیا، ایک انتہائی مذہبی فرد ہے اور مولانا الیاس قادری کا پیروکار ہے، ایک تحقیقاتی افسر نے نیوز کو بتایا" (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا تعلق بریلوی مسلک سے ہے اور وہ نہایت مذہبی شخص ہے۔" سلمان تاثیر کے قاتل سے تحقیقات کرنے والی سیکورٹی ایجنسی کے سینئر افسر نے بتایا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے ہم سے کوئی چیز چھپائی نہیں اور اپنے طور پر ہمیں سب کچھ ابتدائی تفتیش کے دوران بتا دیا۔ انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھنے کی درخواست پر مزید بتایا کہ ملزم نے کہا کہ

گورنر سلمان تاثیر کو قتل کرنے کا خیال میرے ذہن میں توہین ناموس رسالت ﷺ قانون کی خلاف ورزی پر چند روز قبل پیدا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب تاثیر اسلام آباد پہنچے تو اس نے اپنی پوسٹنگ ان کے حفاظتی دستے میں کرالی۔ میں صبح سے انہیں ہلاک کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں تھا کیونکہ میں انہیں مزید زندہ رہنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ حکام نے بتایا کہ یہ بات (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے انہیں بتائی۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے مزید کہا جب صبح مجھے سرکاری گن ملی تو میں نے فوراً اسے لوڈ کرلیا اور آٹومیٹک برسٹ پر رکھ لیا۔ تحقیقاتی افسر نے کہا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے انکشاف کیا کہ وہ اس سے قبل بھی سلمان تاثیر کی سیکیورٹی ڈیوٹی دیتا رہا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ تاثیر عام طور پر دوپہر کو گھر پہنچنے کے بعد پیدل کوہسار مارکیٹ جانے کے عادی تھے۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے تحقیقاتی افسران کو بتایا کہ جب تاثیر ایوان صدر سمیت مختلف جگہوں سے گھر لوٹے تو دیگر ساتھیوں کے ساتھ ٹائر لینے کے لئے ٹائر کی دکان پر گئے جب ہم لوٹ رہے تھے تو گورنر مارکیٹ جانے کے لئے تیار تھے، میں نے اسے بہترین موقع تصور کیا اور اپنی گن کا اسٹرائیکر دبا دیا۔ تحقیقاتی افسران نے بتایا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا کہنا ہے کہ اب وہ قلبی پرسکون اور مطمئن ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی بروز بدھ 5 جنوری 2011)

ناموس رسالت ﷺ ایکٹ کو کالا قانون کہنے پر گورنر کو قتل کیا۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری

3 روز پہلے فیصلہ کرلیا، محرر سے کہہ کر اسکواڈ میں ڈیوٹی لگائی، اقدام پر ندامت نہیں، پہلے بھی گورنر کے ساتھ ڈیوٹی کرچکا ہوں تب وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب نہیں تھے، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری

گورنر پنجاب پر گولیاں برسانے والے ان کے محافظ (عاشق رسول ﷺ غازی)

ممتاز حسین قادری نے بیان دیا ہے کہ اس نے ناموس رسالت ﷺ ایکٹ کو کالا قانون کہنے پر گورنر تاثیر کو قتل کیا ہے اور اسے اس پر کوئی افسوس نہیں، پولیس کے ذمے دار ذرائع نے ایکسپریس کو بتایا ہے کہ گرفتار ملزم (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے تفتیشی افسران کو منگل کی رات تھانہ کوہسار میں اپنا بیان ریکارڈ کرواتے ہوئے بتایا کہ اس نے خود اپنی ڈیوٹی راولپنڈی میں ایلیٹ سینٹر کے محرر کو کہہ کر لگوائی، اس کا کہنا ہے کہ اس نے کچھ غلط نہیں کیا، گورنر پنجاب کو توہین رسالت ﷺ پر قتل کیا اور اسے کوئی ملال ہے نہ ہی کوئی پچھتاوا، اسی لئے گورنر کو ختم کرنے کے بعد خود گرفتاری پیش کی، اس نے بتایا کہ وہ پہلے بھی چھ ماہ میں گورنر کے ساتھ دو ڈیوٹیاں کرچکا ہے، یہ اس کی گورنر کے ساتھ تیسری ڈیوٹی تھی لیکن پہلے دو مرتبہ ڈیوٹی میں گورنر نے توہین رسالت ﷺ نہیں کی تھی۔

علاوہ ازیں پولیس کے ذمے دار ذرائع نے ایکسپریس کو بتایا کہ گورنر پنجاب نے اپنے اسلام آباد دورے کو غیر معمولی خفیہ رکھا تھا، اس لیے اسلام آباد پولیس حکام تو درکنار متعلقہ تھانہ کو بھی اپنے دورے کا نہیں بتایا تھا، گورنر کے اسٹاف نے منگل کو راولپنڈی پولیس حکام کو حکم دیا کہ گورنر کیلئے سیکیورٹی سکواڈ بھیج دیں جس پر دس رکنی اسکواڈ راولپنڈی پولیس نے بھجوادیا جس میں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری بھی شامل تھا، چونکہ اسلام آباد پولیس یا تھانہ کوہسار کو ان کے دورہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا اس لیے وفاقی پولیس نے کوئی سیکیورٹی فراہم نہیں کی، ان کا معمول تھا کہ وہ ایف سکس تھری میں واقع اپنے گھر اور قریبی گیسٹ ہاؤس میں رہتے اور پیدل کوہسار مارکیٹ آنا بھی ان کا معمول تھا، ان کے گارڈ نے بتایا ہے کہ وہ کئی مرتبہ پیدل کوہسار مارکیٹ جاتے تھے۔

ایک نجی ٹی وی کے مطابق (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے کہا ہے کہ اس نے تین روز پہلے ہی گورنر کو قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی بدھ 5 جنوری 2011)

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے گورنر کے ساتھ ڈیوٹی لگوائی پس پردہ عناصر کی بھی تحقیقات کریں گے۔ رحمٰن ملک

بلاول ہاؤس کراچی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو ان کے گارڈ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے قتل کیا اس کا موقف ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کو کالا قانون کہنے پر میں نے یہ کارروائی کی، مکمل تحقیقات کی جائے گی کہ یہ ملزم کا ذاتی فعل ہے یا اس کے پس پردہ کچھ اور عناصر بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملزم نے فائرنگ کے بعد خود کو پولیس کے حوالے کردیا۔ اس سے تفتیش شروع کردی گئی ہے اور اس کی روشنی ہی میں اگر ضروری ہوا تو مزید گرفتاریاں کی جائیں گی۔ حملہ آور نے اعتراف جرم کرلیا ہے اور اس کا موقف ہے کہ اس نے گورنر کی طرف سے قانون ناموس رسالت ﷺ کو کالا قانون کہنے پر یہ کارروائی کی ہے، جب اپنا ہی بندہ اس قسم کی کارروائی کرے تو کیا کہا جا سکتا ہے، بہر حال اس معاملے کی مکمل تہہ تک پہنچیں گے۔

فائرنگ کرنے والے اہلکار (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا تعلق پنجاب پولیس سے ہے 2003 میں پنجاب پولیس جوائن کی اور 2008 میں ایلیٹ فورس کی تربیت لی وہ اس سے قبل بھی 5 یا 6 مرتبہ گورنر کی سیکیورٹی کی ڈیوٹی انجام دے چکا تھا۔ حملہ آور نے فائرنگ کرنے کے بعد اسلحہ نیچے پھینک دیا اور خود کو دیگر پولیس اہلکاروں کے حوالے کردیا۔

رحمٰن ملک نے بتایا کہ ڈی آئی جی اسلام آباد بن یامین کی سربراہی میں جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے، ٹیم چوبیس گھنٹے میں رپورٹ پیش کرے گی۔ کوہسار مارکیٹ اسلام آباد میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے رحمٰن ملک نے کہا کہ گورنر پر فائرنگ کرنے والے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا نام رات کو ڈیوٹی لسٹ میں شامل نہیں تھا، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری خود محرر کے پاس گیا تھا کہ اس کی ڈیوٹی گورنر کی سیکیورٹی پر لگادی جائے۔ ہم اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ ملزم نے

ڈیوٹی کیسے لگوائی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ سیکیورٹی اہلکاروں نے غفلت برتی۔ انہیں گاڑیوں میں نہیں بیٹھے رہنا چاہیے تھا۔ تحقیقاتی ٹیم جس سے چاہے گی اسے تفتیش میں شامل کرسکتی ہے، محرر اور نائب محرر کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سلمان تاثیر کے اہل خانہ نے مقدمہ درج نہ کرایا تو حکومت کرائے گی۔ گورنر پنجاب کا قتل دہشت گردی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی بدھ 5 جنوری 2011)

گورنر پنجاب نے توہین رسالت ﷺ قانون کو کالا قانون کہا تھا اس لئے انہیں قتل کیا۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری

گورنر پنجاب 20 نومبر کو آسیہ بی بی سے جیل میں ملاقات کے بعد مذہبی رہنماؤں کے سب سے بڑے ٹارگٹ بن گئے تھے۔ مسیحی خاتون آسیہ بی بی کو توہین رسالت ﷺ کے الزام میں عدالت نے سزائے موت سنائی تھی اور سلمان تاثیر کی جانب سے یہ کہنے کے بعد وہ صدر زرداری سے آسیہ بی بی کو معاف کرنے کی درخواست کریں گے، مذہبی رہنماؤں نے گورنر پنجاب کو گستاخ رسول ﷺ قرار دیا تھا۔ پنجاب ایلیٹ فورس سے تعلق رکھنے والے سلمان تاثیر کے گارڈ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے اعتراف کیا ہے کہ گورنر کو قتل کرنے کا مقصد ان کا گزشتہ ماہ کا بیان ہے، جس میں انہوں نے توہین رسالت ﷺ ایکٹ کو کالا قانون کہا تھا۔ سلمان تاثیر نے 20 نومبر کو آسیہ بی بی سے ملاقات کے لئے شیخوپورہ ڈسٹرکٹ جیل کا دورہ کیا اور کہا کہ آسیہ بی بی غریب اور اقلیتی برادری سے تعلق رکھتی ہے اس کی سزا معاف کردینی چاہئے۔ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آسیہ بی بی نے اس بات سے انکار کیا ہے، انہوں نے اسلام یا حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے بلکہ انہوں نے الزام لگایا کہ دیہاتیوں نے ان سے زیادتی کرنے اور انہیں گلیوں میں گھسیٹنے کے لئے ان کا گھر تک بیچا بھی کیا ہے۔

سلمان تاثیر نے کہا تھا کہ وہ عدالت کی کارروائی میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے تاہم وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آسیہ بی بی کو اس جرم میں سزا نہ ملے جو اس نے کیا ہی نہیں۔ وہ

روز بعد ایک نجی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کا توہین رسالت ﷺ قانون انسان کا بنایا ہوا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی آسیہ بی بی کے ساتھ ملاقات کو مذہبی رہنماؤں کی جانب سے سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے تا کہ عوام کو ان کے خلاف کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی مسلمان توہین رسالت ﷺ کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ان کے لئے یہ ایشو اس حوالے سے اہم ہے کہ توہین رسالت قانون پر نظر ثانی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے جامع تحقیقات کرائی ہیں جس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آسیہ کے خلاف اس قانون کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔

گورنر پنجاب نے کہا تھا کہ ان کے خیال میں توہین رسالت ﷺ جرم ہے تاہم کسی پر اس کا جھوٹا الزام لگانا اس سے بڑا جرم ہے۔ آسیہ کے کیس سے بین الاقوامی خدشات سامنے آئے حتیٰ کہ اندرون ملک بھی تنقید ہوئی۔ سلمان تاثیر کی آسیہ سے ملاقات کے بعد مذہبی رہنماؤں نے انہیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور دھمکی دی کہ اگر صدر نے توہین رسالت ﷺ کی ملزمہ کو معافی دی تو ان کے خلاف ملک بھر میں شدید احتجاج کیا جائے گا۔ توہین رسالت قانون کی حامی مذہبی جماعتوں کے اتحاد تحریک ناموس رسالت ﷺ نے تو صدر زرداری سے توہین رسالت ﷺ قانون کے خلاف سخت بیانات دینے پر گورنر پنجاب کو برطرف کرنے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

توہین مذاہب کے قوانین برٹش انڈیا میں 1860ء سے موجود تھے اور 1927ء میں پینل کوڈ میں آرٹیکل 295 کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت دانستہ طور پر کسی بھی گروہ کے مذہبی اعتقادات کی توہین کو جرم قرار دیا گیا تھا۔ 1982ء میں ضیاء الحق نے 295-B سیکشن متعارف کرایا جس کے تحت قرآن مجید کی بے حرمتی پر عمر قید کی سزا اور 1986ء میں 295-C کا سیکشن متعارف کرایا گیا جس کے تحت حضرت محمد ﷺ اور دیگر انبیاء کی شان میں گستاخی پر عمر قید اور سزائے موت کا قانون بنایا۔ جب اسمبلی میں یہ بل پیش کیا گیا تھا تو اس وقت وزیر قانون نے بھی اس کی حمایت نہیں کی تھی کیونکہ قرآن مجید میں اس جرم پر سزا تجویز نہیں کی گئی۔

(روزنامہ جنگ کراچی بروز بدھ 5 جنوری 2011)

سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ ہلاکت پر افسوس کیا جائے۔ علماء اہلسنت

گستاخ رسول ﷺ کا حمایتی بھی گستاخ ہے، 500 علماء و مفتیان کا بیان۔
(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خراج تحسین
گستاخان رسول ﷺ کی حمایت کرنے والے نام نہاد دانشور، وزراء، سیاستدان اور اینکر پرسن بھی عبرت حاصل کریں۔

جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید شاہ کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ ضمیر ساجد، پیر خالد سلطان، پیر غلام صدیق نقشبندی، علامہ سید خضر حسین شاہ، الحاج امجد چشتی، علامہ غلام سرور ہزاروی، علامہ سید شمس الدین بخاری، پیر سید عاشق علی شاہ جیلانی، مفتی محمد اقبال چشتی، علامہ فضل جمیل رضوی، آغا محمد ابراہیم نقشبندی مجددی، مولانا محمد ریاض قادری، مولانا گلزار نعیمی، علامہ سید غلام یسین شاہ اور جماعت اہلسنت سے وابستہ پانچ سو سے زائد علماء و مفتیان کرام نے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی عبرتناک موت پر اپنے مشترکہ بیان میں مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ نہ کوئی اس کی نماز جنازہ پڑھے نہ پڑھانے کی کوشش کرے اور گورنر کی ہلاکت پر کسی قسم کا افسوس یا ہمدردی کا اظہار ہرگز نہ کیا جائے۔ گستاخ رسول ﷺ کا حمایتی بھی گستاخ ہے۔

قائدین وعلماء اہلسنت نے گورنر کو ہلاک کرنے والے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی جرأت، بہادری ایمانی غیرت و دینی حمیت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس جانباز نے امت کی چودہ سو سالہ روایت کو باقی رکھا اور دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ قائدین وعلماء اہلسنت نے کہا کہ قانون ناموس رسالت ﷺ کی مخالفت اور گستاخان رسول ﷺ کی حمایت کرنے والے وزراء، سیاستدان، نام نہاد دانشور، اینکر پرسن و دیگر گورنر پنجاب کی موت سے عبرت حاصل کریں۔

قائدین وعلماء اہلسنت نے کہا کہ کتاب و سنت، اجماع امت اور تصریحات آئمہ کے مطابق توہین رسول ﷺ کی سزا صرف قتل ہے اور توہین کی نیت کے بغیر بھی حضور ﷺ

کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔ اس مسئلے پر عہدِ نبوی ﷺ اور عہد صحابہ سے لیکر آج تک سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں گستاخان نبی ﷺ قتل کئے جاتے رہے بلکہ غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول ﷺ کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے ایک منافق کا اپنی تلوار سے سر کاٹ دیا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو حق تھا کہ وہ اپنے گستاخ کو معاف فرمادیں لیکن امت کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے گستاخ کو معاف کردے۔

قائدین وعلماء اہلسنت نے کہا کہ پچھلی چودہ صدیوں میں صرف ایک سو افراد کو گستاخی رسول ﷺ پر قتل کیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر ثبوت کے کسی کی بلاوجہ جان نہیں لی گئی۔ قانون ناموس رسالت ﷺ کی مخالفت کرنے والے کفر کا ارتکاب کررہے ہیں انہیں توبہ اور تجدید ایمانی کرنی چاہئے نیز حکمران قانون ناموس رسالت ﷺ میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان کرکے اپنے ایمان بچائیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی بروز بدھ 5 جنوری 2011)

گورنر کی وفات پر افسوس نہ کیا جائے، جماعت اہلسنت کی جنازے کی بھی مخالفت، گجرات اور کنڈیاں میں مظاہرے

جماعت اہل سنت سے وابستہ پانچ سو سے زائد علماء ومفتیان کرام نے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل پر اپنے مشترکہ بیان میں مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ نہ کوئی اس کی نماز جنازہ پڑھے نہ پڑھانے کی کوشش کرے اور گورنر کی ہلاکت پر کسی قسم کے افسوس یا ہمدردی کا اظہار ہرگز نہ کیا جائے۔ گستاخ رسول ﷺ کا حمایتی بھی گستاخ ہے۔ قائدین علماء اہلسنت نے گورنر کو ہلاک کرنے والے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو ''غازی'' قرار دیا۔ قائدین وعلماء اہلسنت نے کہا کہ قانون ناموس رسالت ﷺ کی مخالفت اور گستاخان رسول ﷺ کی حمایت کرنے والے وزراء، سیاست دان، نام نہاد دانشور، اینکر

پرسن و دیگر گورنر پنجاب کی موت سے عبرت حاصل کریں۔

مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق جے یو پی (نورانی گروپ) کے رہنما صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کہا ہے کہ کسی بھی مسلمان کو گورنر سلمان تاثیر کے قتل پر افسوس نہیں ہے کوئی مسلمان حضرت رسول اکرم ﷺ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ گجرات سے نمائندہ ایکسپریس کے مطابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل پر جماعت اہلسنت سمیت مذہبی جماعتوں نے ریلی نکالی جس میں زبردست ہوائی فائرنگ کی اور (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ عالمی تنظیم اہلسنت نے 40 روزہ جشن منانے کا اعلان کردیا۔ میانوالی سے نامہ نگار کے مطابق کندیاں کے مختلف بازاروں میں مسلم لیگ ن کے بعض کارکنوں نے مٹھائی تقسیم کی۔ (روزنامہ ایکسپریس کراچی بدھ 5 جنوری 2011)

گجرات اور مانسہرہ میں ریلیاں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خراج تحسین

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل پر گجرات اور مانسہرہ میں جماعت اہلسنت اور تحریک تحفظ ختم نبوت ﷺ نے ریلیاں نکالیں اور گورنر کو قتل کرنے والے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خراج تحسین پیش کیا۔ تفصیلات کے مطابق تحریک تحفظ ختم نبوت ﷺ کے کارکنوں نے منگل کو گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کا جشن منانے کے لئے مانسہرہ میں ایک ریلی نکالی، 100 سے زائد افراد مرکزی چوراہے پر جمع ہوگئے اور مقتول گورنر کے خلاف نعرے لگائے۔ ریلی میں شریک افراد نے اپنے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا کر ایبٹ آباد روڈ پر مارچ کیا اور واقعے کی خوشی مناتے ہوئے مٹھائیاں بھی تقسیم کیں۔

تحریک تحفظ ختم نبوت ﷺ مانسہرہ ڈسٹرکٹ کے سربراہ عبدالرؤف روفی، سابق ناظم امجد سالار اور دیگر نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلمان تاثیر کو توہین آمیز کلمات کی ادائیگی کے باعث قتل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جس شخص نے گورنر کا قتل کیا وہ ایک بہترین مسلمان ہے اور مسلمانوں کو اس بہادری پر اسے انعامات سے نوازا جانا چاہئے۔

انہوں نے کہا سلمان تاثیر صیہونیوں کے ایجنٹ تھے اور ان کی لاش کو ان کے صیہونی آقاؤں کے حوالے کر دینی چاہیے۔ جبکہ گجرات میں عالمی تنظیم اہلسنت کے صدر پیر محمد افضل قادری کی زیر قیادت ریلی نکالی گئی جس میں زبردست ہوائی فائرنگ ہوئی۔ پیر محمد افضل قادری کا کہنا تھا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں، حکومت اس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی سے باز رہے اس کا مقدمہ ہم لڑیں گے۔ انہوں نے گورنر سلمان تاثیر کے قتل پر 40 روزہ جشن منانے کا اعلان کیا۔ پیر افضل قادری نے کہا کہ گورنر پنجاب کو ''شہید'' نہیں بلکہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو ''غازی'' کے لقب سے پکارا جائے۔

(روزنامہ جنگ کراچی بروز بدھ 5 جنوری 2011)

بادشاہی مسجد کے خطیب نے بھی نماز نہ پڑھائی، گورنر ہاؤس کے خطیب کا بھی انکار

لاہور کے معروف علماء کرام کے ساتھ ساتھ محکمہ اوقاف کے سرکاری خطیبوں نے مذہبی حلقوں کے ردعمل سے بچنے کے لئے قاتلانہ حملے میں اپنے محافظ کے ہاتھوں جاں بحق ہونے والے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ گزشتہ رات یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بادشاہی مسجد کے خطیب عبدالخبیر آزاد گورنر پنجاب کا نماز جنازہ پڑھائیں گے تاہم رات گئے ان کی طرف سے یہ بیان سامنے آیا کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ لاہور میں نہیں ہیں اس لئے وہ نماز جنازہ نہیں پڑھائیں گے تاہم ذرائع کے مطابق وہ نماز جنازہ پڑھانے سے بچنے کے لئے فوری طور پر لاہور سے باہر چلے گئے۔ بادشاہی مسجد کے خطیب کے علاوہ داتا دربار کی مسجد کے خطیب قاری رمضان سیالوی، جامع حنفیہ کے خطیب قاری عارف سیالوی کے علاوہ گورنر ہاؤس کی مسجد کے خطیب قاری اسماعیل نے بھی سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔

ذرائع کے مطابق مقتول گورنر پنجاب کی طرف سے توہین رسالت ﷺ کے قانون کو کالا کہنے اور توہین رسالت ﷺ کی مبینہ طور پر مرتکب عیسائی خاتون کی حمایت پر گورنر پنجاب

کے خلاف جو عوامی ردعمل پایا جاتا ہے اور خاص طور پر تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اس معاملے پر تحریک ناموس رسالت ﷺ کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہیں اس لئے بھرپور کوششوں کے باوجود لاہور کے نہ تو کسی معروف عالم دین اور نہ ہی کسی بڑے سرکاری خطیب کو گورنر سلمان تاثیر کا نماز جنازہ پڑھانے کے لئے رضامند کیا جا سکا جس پر پیپلز پارٹی پنجاب علماء ونگ کے جنرل سیکریٹری علامہ افضل چشتی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 6 جنوری 2011)

نماز جنازہ میں کسی جماعت کے قائد نے شرکت نہیں کی

سلمان تاثیر کی نماز جنازہ میں کسی بھی سیاسی جماعت کے قائد نے شرکت نہیں کی جبکہ تمام مذہبی جماعتوں کا کوئی نمائندہ بھی جنازے میں شامل نہ ہوا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی بروز جمعرات 6 جنوری 2011)

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا

آل پارٹیز کانفرنس

سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کرنے والے علماء خراج تحسین کے مستحق ہیں

سلمان تاثیر مکافات عمل کا شکار ہوئے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا ہے، حکومت تفتیش کے نام پر ان کے اہلخانہ کو ہراساں کرنے سے باز رہے، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری سے ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی، اہلخانہ کو رہا کیا جائے۔ سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کرنے والے علماء خراج تحسین کے مستحق ہیں، توہین رسالت ﷺ کے قانون میں تبدیلی کی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا، صدر اور وزیراعظم آن فلور قوم کو یقین دہانی کروائیں کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون میں تبدیلی نہیں کی جائے گی، بل واپس لیا جائے اور کمیٹی تحلیل کی جائے، ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے عوام 9 جنوری کے

جلسہ عام میں بڑی تعداد میں شرکت کریں۔ ان خیالات کا اظہار مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے جماعت اسلامی کراچی کے تحت تحفظ ناموس رسالت ﷺ مسلمانوں کی ذمہ داریاں کے زیر عنوان ادارہ نورحق میں منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

آل پارٹیز کانفرنس کی صدارت جماعت اسلامی سندھ کے امیر اسداللہ بھٹو نے کی کانفرنس سے معتمر اسلامی کے نواز خان مروت، جمعیت علمائے پاکستان کے قاضی احمد نورانی، صدیق راٹھور، جماعت اسلامی کراچی کے امیر محمد حسین محنتی، نائب امیر برجیس احمد، جمعیت علمائے اسلام (س) کے مفتی عثمان یارخان، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے قاری محمد عثمان، اسلامی تحریک کے علامہ جعفر سبحانی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مولانا افضل سردار، تنظیم اسلامی کے محمد نسیم الدین، جماعت الدعوۃ کے نوید قمر، جمعیت اتحاد العلماء کے مولانا عبدالرؤف، نیشنل پیپلز پارٹی کے سید ضیاء عباس، پاکستان عوامی تحریک کے سید اوسط علی، عوامی مسلم لیگ کے محفوظ یار خان ایڈووکیٹ، فدائیان ختم نبوت ﷺ کے محمد جہانگیر خان صدیقی، مرکزی جماعت اہلسنت کے رفیع الرحمان نورانی، عالمی مجلس ختم نبوت ﷺ کے قاضی احسان احمد، پی ڈی پی کے غلام صابر اور دیگر نے خطاب کیا۔ شرکاء نے سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کرنے والے علمائے کرام کو خراج تحسین پیش کیا انہوں نے مزید کہا کہ عوام نے سلمان تاثیر کی ہلاکت پر مٹھائی بانٹ کر ثابت کیا ہے کہ وہ اس قانون میں کسی بھی قیمت پر تبدیلی برداشت نہیں کر سکتے۔

(روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 6 جنوری 2011۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی بروز جمعرات 6 جنوری 2011)

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا ضلع کچہری میں والہانہ استقبال، وکلاء نے پھول نچھاور کئے

وکلاء کی بڑی تعداد نے درود وسلام اور نعتیں پڑھیں، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو اسلام کا ہیرو قرار دیا۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو جسمانی ریمانڈ کے لئے ضلع کچہری لایا گیا تو وکلاء کی ایک بڑی تعداد نے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا والہانہ استقبال کیا۔ درود وسلام اور نعتیں پڑھتے ہوئے اس پر پھول نچھاور اور پھولوں کی مالا پہنائی (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی قانونی امداد کا عزم رکھنے والوں میں ڈسٹرکٹ بار کے صدارتی امیدوار شعیب شاہین مسلم لیگ (ن) کے فضل الرحمن نیازی، حافظ خضر حیات، سابق صدر ڈسٹرکٹ بار چوہدری اشرف گجر، رانا اشتیاق، جاوید سلیم شورش، آغا سعید فیصل اور حافظ فرقان سمیت 100 سے زائد وکلاء موجود تھے جن کا خیال تھا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری نے نبی آخرالزماں ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب گورنر کو مذہبی عقیدت کی وجہ سے قتل کیا ہے وہ مجرم نہیں بلکہ اسلام کا ہیرو ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 6 جنوری 2011)

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری پر لوگوں کی گل پاشی، 200 سے زائد وکلاء کا مفت مقدمہ لڑنے کا اعلان رہائی کے لیے پشاور اور ہنگو میں مظاہرے

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قاتل (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی جوڈیشل مجسٹریٹ کے روبرو پیشی کے موقع پر وکلاء اور لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی، پولیس کی بکتر بند گاڑی میں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو لایا گیا تو جذباتی ہجوم تمام رکاوٹیں توڑ کر اس تک پہنچ گیا، اس کا نقاب اتار ڈالا نعرے بازی کی اور گلاب کی پتیاں نچھاور کیں، قبل ازیں اسلام آباد بار کے 200 سے زائد وکلاء نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ لائرز فورم کی جانب سے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی مفت وکالت کے لئے وکالت نامہ پر دستخط کیے جنہیں میڈیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ دوسری جانب پشاور اور ہنگو میں کالجوں کے طلباء نے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی رہائی کے

لئے مظاہرے کئے اور نعرے بازی کی، انہوں نے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت ﷺ کی مجرمہ آسیہ کو سزا دی جائے۔

دریں اثناء اے ایف پی کے مطابق فیس بک پر سینکڑوں افراد نے گورنر سلمان تاثیر کے قتل پر (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی تعریف کی ہے، دو ہزار یوزرز نے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے گروپ جوائن کیا جبکہ اس کے درجنوں پرستار دیگر صفحات میں شامل ہوئے تاہم یہ مواد گزشتہ روز انتظامیہ کی جانب سے ہٹا دیا گیا، دیگر اکاؤنٹ ہولڈرز نے فیس بک پر اپنے تبصرے پیش کیے جن میں انہوں نے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو اسلام کا سپاہی قرار دیا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی بروز جمعرات 6 جنوری 2011)

ملتان اور اسلام آباد کے دو وکیلوں کا (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے کیس کی مفت پیروری کا اعلان

ملتان اور اسلام آباد کے 2 سینئر وکلاء نے گورنر پنجاب کو قتل کرنے والے ملزم (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے کیس کی مفت پیروی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ملتان سے تعلق رکھنے والے سپریم کورٹ کے وکیل کنور انتظار محمد خان نے اپنے بیان میں کہا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری سچا عاشق رسول ﷺ ہے، اس لئے وہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے لئے اپنی مفت خدمات پیش کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں اسلام آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے رکن فاروق سلہریا نے اپنے 50 ساتھیوں کے ساتھ گورنر پنجاب کو قتل کرنے والے ایلیٹ فورس کے اہلکار (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی مفت پیروی کا اعلان کیا ہے۔ فاروق سلہریا نے کہا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا ہر عدالت میں مقدمہ لڑا جائے گا۔ فاروق سلہریا ایڈووکیٹ نے کہا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا جذبہ متاثر کن

ہے اور اسی بناء پر میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کی قانونی معاونت کا فیصلہ کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 6 جنوری 2011)

علماء نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قانون ناموس رسالت ﷺ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے کا اعلان کریں، اگر اب بھی حکمرانوں اور سیاستدانوں نے اپنی روش نہ بدلی تو حالات مزید خراب ہوں گے۔

تفصیلات کے مطابق جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر اور اوورسیز کے نگراں علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ ہم نے حکمرانوں کو متنبہ کیا تھا کہ ناموس رسالت ﷺ انتہائی نازک مسئلہ ہے اس میں مداخلت نہ کی جائے لیکن علماء کی کسی نے نہ مانی۔ اگر اب بھی حکمرانوں اور سیاست دانوں نے اپنی روش نہ بدلی تو مزید حالات خراب ہوں گے۔ ہم وزیر اعظم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قومی اسمبلی کے فلور پر صریح الفاظ میں یہ اعلان کریں کہ حکومت قانون ناموس رسالت ﷺ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرے گی۔ قوم (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو ہیرو قرار دے رہی ہے۔ یہ مسئلہ کسی کا ذاتی یا سیاسی نہیں ہے رسول خدا ﷺ کی عزت و ناموس کا سوال ہے ہر ایرے غیرے کو ان مسائل میں زبان درازی نہیں کرنی چاہیے۔ شہباز بھٹی کی سربراہی میں قانون ناموس رسالت ﷺ کا جائزہ لینے والی کمیٹی فوری تحلیل کی جائے۔ شیری رحمٰن قومی اسمبلی سے اپنا پیش کردہ بل واپس لیں اور اللہ سے توبہ کریں اور آئندہ کسی ایسی مذموم کوشش نہ کرنے کا اعلان کریں۔

علاوہ ازیں سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے۔ یہ شریعت مصطفیٰ ﷺ کا قانون ہے اس قانون میں اگر مگر کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہے۔ وہ مرکز اہلسنت پر ہنگامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اجلاس میں اہم فیصلے کیے گئے۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ قانون کے تقاضے کے مطابق (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو فوری طور پر کھلی عدالت میں پیش کیا جائے۔

سنی تحریک نے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو مکمل قانونی وآئینی تحفظ فراہم کرنے کا اصولی فیصلہ کیا ہے اور ان کے اہل خانہ کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ سنی تحریک (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے اہل خانہ کی اخلاقی طور پر مکمل کفالت کے انتظام کا رضا کارانہ طور پر اعلان کرتی ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 6 جنوری 2011۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی بروز جمعرات 6 جنوری 2011)

حکومت قانون رسالت میں ترمیم نہ کرنے کا عملی ثبوت پیش کرے۔ مجلس تحفظ شعائر اسلام

کراچی میں مجلس تحفظ شعائر اسلام کے زیر انتظام دار العلوم قمر الاسلام مین خیابان جامی کلفٹن سے گورنر ہاؤس سندھ تک تحفظ ناموس رسالت ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عوام اہلسنت شریک تھے ریلی کے اختتام پر مجلس تحفظ شعائر اسلام کے سربراہ دار العلوم قمر السلام کے مہتمم حضرت علامہ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی کی جانب سے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کو تحریری یادداشت بذریعہ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد پہنچائی گئی جس کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

"گرامی مرتبت! آپ کی توجہ اس یادداشت کے ذریعہ ناموس رسالت قانون کو چھیڑ کر وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اضطراب وتشویش اور خوف وہراس کی جو فضاء پیدا کردی گئی ہے۔ اس کے فوری ازالہ کے جانب مبذول کراتا ہے اس سے بڑا المیہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ ناموس رسالت کے معاملے کی حساسیت اور نزاکت کو نظر انداز کرتے ہوئے ارباب اقتدار واختیار (جن کی اولین ذمہ داریوں میں قانون کی بالادستی و پاسداری اور امن وامان کی بحالی شامل ہیں) ناموس رسالت قانون کو چھیڑ کر ملک میں یہ فضا پیدا کرنے کا باعث ہوئے گورنر کی حیثیت صوبہ میں وفاق اور صدر مملکت کے نمائیدہ کی ہوتی ہے۔ گورنر پنجاب کی جانب سے احتیاط کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناموس رسالت قانون کو چھیڑ کر مسلمانوں (جن کا ناموس رسالت پر کامل اور غیر متزلزل ایمان ہے) کے جذبات میں اشتعال کے محرکات پیدا کیے گئے تو ارباب علم ودانش، اصحاب فکر ونظر اور علماء و

مشائخ کرام سمیت تمام طبقات نے انتہائی دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ آپ کو اور وزیر اعظم پاکستان کو اس معاملہ کی نزاکت کا احساس دلانے کی بھرپور اور مشکور سعی وکاوش کی۔ مگر افسوس صد افسوس معاملہ کی نزاکت کو محسوس نہ کیا گیا اور ممکنہ خطرات کے سد باب کے اقدام نہ کیے گئے۔ بلکہ اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں ناموس رسالت قانون میں ترمیم کے لئے کمیٹی بنادی گئی اور شیری رحمٰن کی جانب سے قانون رسالت میں ترمیم کے لئے پرائیویٹ بل قومی اسمبلی میں پیش کردیا گیا ہے۔ نتیجتاً اضطراب وتشویش اور خوف وہراس کی اس افسوس ناک اور المناک فضا سے ملک دوچار ہوگیا۔ جس پر ہر دردمند اور ہمدرد پاکستانی بے چین، پریشان اور دکھی ہے۔ اضطراب وتشویش اور خوف وہراس کی اس فضا کو ختم کرنا اور ملک میں مکمل امن وامان بحال رکھنا آپ کی اولین اور اہم ترین ذمہ داری ہے۔ از راہ عنایت حالات کی سنگینی اور نزاکت کو محسوس فرماتے ہوئے قوم اور عوام کے درج ذیل مطالبات پورے کرکے اپنی اہم ذمہ داری پوری کیجئے۔

1- ناموس رسالت میں کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کا حتمی فیصلہ کیا جائے۔
2- قانون میں ترمیم کے لئے شہباز بھٹی کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی ختم کی جائے۔
3- قانون میں ترمیم کے لئے شیری رحمٰن کی جانب سے اسمبلی میں پیش کردہ بل واپس کیا جائے
4- آئندہ کے لئے قانون ناموس رسالت کو نہ چھیڑا جانے کی یقین دہانی کرائی جائے
5- ممتاز قادری کا کیس دہشت گردی کے بجائے سول عدالت میں چلایا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی قیادت میں پاکستانی قوم کو تحفظ ناموس رسالت میں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

والسلام

پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی

صدر

مجلس تحفظ شعائر اسلام پاکستان

توہین رسالت ﷺ قانون کو کالا قانون کہنے والا بھی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہے۔مذہبی قائدین

توہین رسالت ﷺ قانون کو کالا قانون کہنے والا بھی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہے۔سلمان تاثیر کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر افسوس نہیں ہوا ہے۔وہ اپنے قتل کے خود ذمہ دار ہیں۔اگر توہین رسالت ﷺ قانون کے خاتمہ کے لئے انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔تو اس قانون کے تحفظ کے لئے بھی انتہا پسندی کا مظاہرہ ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، پیر 10 جنوری 2011)

ناموس رسالت ﷺ قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔قانون میں تبدیلی امریکی ایجنڈا ہے سلمان تاثیر گستاخ رسول ﷺ تھے۔

ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمان، سید منور حسن، ابوالخیر زبیر، لیاقت بلوچ، پیر عبدالخالق بھرچونڈی شریف، قاری حنیف جالندھری، حافظ حسین احمد، اسعد تھانوی، مولانا یوسف محمدی، جعفر سبحانی اور دیگر رہنماؤں نے اتوار کو مزار قائد سے تبت سینٹر تک نکالی گئی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی ایک بڑی احتجاجی ریلی اور جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

(روزنامہ جنگ کراچی، پیر 10 جنوری 2011)

ممتاز حسین قادری کو ہیرو بنا کر پیش کرنا ٹھیک نہیں ہے، مفتی نعیم

ناموس رسالت ﷺ قانون پر سیاست نہ کی جائے، ماورائے عدالت جو بھی کام ہوگا وہ غلط ہے۔سلمان تاثیر کے قتل کا معاملہ عدالت پر نہ چھوڑا گیا تو ملک انارکی کا شکار ہو جائے گا، بی بی سی کو انٹرویو

اسلام آباد (ایکسپریس ڈیسک) پاکستان میں دیوبند مکتبہ فکر کے بڑے عالم اور جامعہ بنوریہ العالمیہ سائیٹ کراچی کے مفتی نعیم نے کہا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون پر سیاست نہیں ہونی چاہیے اور مذہبی جماعتوں کو اس حساس معاملے پر بیان بازی اور جلسے جلوس سے گریز کرنا چاہیے۔بی بی سی کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ کچھ مذہبی سیاسی جماعتیں اس معاملے پر سیاست کر کے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔یہ خالص مذہبی معاملہ ہے اس کو مذہبی انداز ہی میں حل ہونا چاہیے۔مفتی نعیم نے کہا کہ پنجاب کے سابق گورنر سلمان تاثیر کے قتل میں گرفتار پولیس اہلکار ممتاز حسین قادری کو ہیرو بنا کر پیش کرنا بھی غلط ہے۔ماورائے عدالت جو بھی کام ہوگا وہ غلط ہے۔اس لیے ممتاز حسین قادری کو ہیرو بنانا صحیح نہیں۔مفتی نعیم نے خبردار کیا کہ اگر سلمان تاثیر کے قتل کے معاملے کو عدالت پر نہ چھوڑا گیا تو ملک انارکی کا شکار ہو جائے گا۔مفتی نعیم نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہیں لیکن پہلے حکومت مذہبی سیاسی جماعتوں اور وفاق المدارس العربیہ اور اتحاد تنظیمات کو اعتماد میں لے۔ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے اندر اگر کوئی سقم ہے تو اس کو دور کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی، 17 جنوری 2011)

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کون ہے؟

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کے ملزم (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی زندگی پر ایک نظر

4 جنوری کی سہ پہر، گورنر پنجاب سلمان تاثیر اپنے محافظ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ ان پر پورا میگزین ایک منٹ میں فائر کیا گیا۔ ساتھیوں کا موقف تھا کہ اس کے بعد (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو پکڑنے کا کوئی فائدہ نہ تھا، سلمان تاثیر کے جسم پر 40 زخم آئے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ان کے جبڑے، گردن، پیٹ وغیرہ پر زخم تھے۔ یہ بات فکر مندی کا باعث ہے کہ نہ تو (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو خیال آیا کہ جسے وہ قتل کر رہا ہے اس کی حفاظت کرنا اس کی ذمہ داری ہے اور نہ اس کے ساتھیوں کو یہ بات سوجھی کہ گورنر پنجاب کو بچایا جائے یا (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو باز رکھا جائے۔ اس کے بعد وطن عزیز کے کونے کونے سے ایک ہی سوال کیا گیا کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کون ہے اور اس نے ایسا کیوں کیا؟

تحقیقاتی ایجنسیاں اپنی رپورٹیں فائل کر چکی ہیں۔ قتل کے بعد کیا ہوا اور قتل سے پہلے کیا ہوتا رہا۔ اس پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ اس قتل کے اصل محرکات کیا تھے۔ خود فیصلہ کرنا، عدالتوں کے ہوتے ہوئے گن اٹھا لینا کہاں تک جائز ہے اور ایسا کر کے ہم رواداری، درگزر اور اظہار آزادی کا قتل تو نہیں کر رہے؟ یہ سوال اور قانون ہاتھ میں لے لینے کے رجحان نے ہر ذی شعور کو فکر مند کیا۔ عالمی طور پر اس کیس کو ٹیسٹ کے طور پر لیا جا رہا ہے۔ اس کے ردعمل میں جو جلوس نکالے گئے، سول سوسائٹی کی طرف سے جس طرح شمعیں جلانے کا مظاہرہ ہوا اور (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے گلے میں ہار ڈالنے اور ہاتھ ملانے کے لیے جان لڑا دینے کے مظاہرے تحقیق پر اکساتے ہیں۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے چہرے سے زبردستی نقاب ہٹا دینا، 200 وکیلوں کی طرف سے وکالت نامے جمع کرانا، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری سے ہاتھ ملانے والوں کے ہاتھ چومنا بھی فکر مند کرتا ہے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔

جامع مسجد سیدہ آمنہ کری روڈ، ٹرانسفارمر چوک صادق آباد میں سلمان تاثیر کے قتل کے بعد ہونے والے جمعہ کے اجتماع میں علامہ مفتی حنیف قریشی کی طرف سے جب یہ کہا گیا کہ ''کون کون (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے والد گرامی کو سلام کرنے جائے گا'' تو لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا جلوس ان کے ساتھ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے گھر کی طرف چل پڑا، جن لوگوں نے وہ منظر دیکھا ہے وہ کسی اور دنیا میں پہنچ گئے۔ میں بھی اس جلوس میں موجود تھا، پھول نچھاور کیے گئے۔ تقریریں کی گئیں، گل دستے پیش کیے گئے اور (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے والد ملک بشیر کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھا لیا۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری مسلسل اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ اس نے ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو کالا قانون کہنے پر گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو قتل کیا، حوالات میں وہ نعتیں پڑھتا رہا (خاندانی ذرائع کے مطابق عاشق رسول ﷺ غازی ممتاز حسین قادری کے پاس نعتوں کی دو سو سے زائد Cassets اور Cds ہیں)۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری پر تشدد کی بات جھوٹ نکلی۔ تفتیش کرنے والوں کا کہنا ہے کہ وہ کچھ چھپا نہیں رہا۔ اس لیے اس پر تشدد کا جواز نہیں ہے۔

سلمان تاثیر کو غسل نہ دینے اور جنازہ نہ پڑھانے کی باتیں اور اس کے ساتھ ساتھ ''شہید'' اور ''جاں بحق'' ہونے کی بحث نے پاکستانی سماج کے اس پہلو پر غور کرنے پر مجبور کیا کہ لوگوں کی کتنی بڑی تعداد اس انداز میں سوچتی ہے۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کٹر مذہبی آدمی نہیں تھا اور اس کے گھر والے بھی کھلے ڈلے عام سے مسلمان ہیں، اس کے چچا اور دوسرے بھائی بھی دنیا دار ہیں۔

جو باتیں لوگوں نے بتائیں ان کے مطابق اس گھرانے کے کچھ افراد بٹیر بازی اور کتے لڑانے کے شوق میں بھی مبتلا رہے ہیں۔ والد بھی عام سے مذہبی آدمی ہیں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری پانچ وقت کا نمازی اور نعت خواں ہے، اہل محلہ)۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کی شادی پر بھی گھر کے ایک کونے میں محفل نعت ہو رہی تھی تو دوسری طرف ناچ گانا ہو رہا تھا۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے دو بھائی پی ٹی سی ایل میں ملازم ہیں ایک محکمہ تعلیم میں اور ایک مزدوری کرتا ہے۔ جبکہ والد ملک بشیر راج مستری ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی آدمی کی نفسیات اور طبعی رجحان کا جائزہ لینے کے لیے اس کے خاندان کے طور اطوار جاننا ضروری ہوتے ہیں اور اس کے "پرکھوں" میں جس طرح کے لوگ تھے وہ عادتیں دوسری اور تیسری نسل میں در آتی ہیں۔ اس حوالے سے ہونے والی ملاقاتوں سے جو باتیں کھل کر سامنے آئیں وہ دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ اب تک ہونے والی گرفتاریوں اور فون ریکارڈ کے ساتھ ساتھ ایجنسیوں کے اہلکاروں کے، کرنل یوسف کالونی کے ارد گرد ڈیرے ڈالنے کے بعد جو باتیں سامنے آئیں وہ ایک اور طرح کی کہانی سناتی ہیں۔

صادق آباد کے ٹرانسفارمر چوک میں سیدہ آمنہ مسجد ہے۔ اس میں علامہ مفتی حنیف قریشی جمعہ پڑھاتے ہیں۔ ان کی تقاریر عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوتی ہیں، وہ مولانا خان قادری کے شاگرد ہیں اور جس گلی میں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا گھر ہے، اس میں بھی مکتبہ امام ابو حنیفہ موجود ہے، جو خان قادری، زیب حسن اور جاوید اختر کی نگرانی میں چلتا ہے۔ گلی کے کونے پر سنی بریلوی مسلک کی مسجد ہے۔ بریلوی مسلک کے لوگ پیروں، فقیروں کو مانتے ہیں، محفل سماع اور نعت کا اہتمام کرتے ہیں، تشدد ان کی سرشت میں شامل نہیں اور سواد اعظم ہونے کے مدعی بھی ہیں، بہر حال مولانا الیاس عطار قادری کے پیروکار پہلے سنی تحریک اور پھر ہری پگڑیوں کے حوالے سے پہچانے گئے، یہ لوگ خوش الحانی سے نعت خوانی کرتے ہیں۔ جس گلی میں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا گھر

ہے، اس کے ساتھ ہی ایک دربار ہے۔ وہاں بھی ذکر کی محفل ہوتی ہے۔ یہ کرنل یوسف کی قبر ہے اور ایک اس کے ساتھ چھوٹا سا دار العلوم بھی ہے۔ یہ علاقہ مولانا خان قادری اور علامہ مفتی حنیف قریشی کے زیر اثر ہے۔

اس علاقہ کی مرکزی حیثیت ہے، ہر طرف سے سڑکیں صادق آباد آتی ہیں۔ چاروں طرف سے لوگ جمعہ کے اجتماعات اور نعت کی محفلوں میں شرکت کے لیے اس طرف آتے ہیں، اس علاقے کا تعلق کری روڈ، ڈھوک کالا خان اور دوسری طرف مری روڈ اور ٹیپو روڈ سے ہوتا ہوا چک لالہ کینٹ اور جھنڈا چیچی سے بنتا ہے۔ گویا کمرشل مارکیٹ، اسلام آباد ایکسپریس وے، ایئر پورٹ چوک، کمیٹی چوک کے لوگ صادق آباد میں ہونے والی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں، یہ وہ ماحول ہے جس میں (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری جنوری 1985 میں پیدا ہو کر پروان چڑھا۔ اس نے اپنے بیٹے کا نام بھی محمد علی قادری رکھا ہے۔ اس نے اپنی شادی پر بھی نعت کی محفل کرائی اور اپنے ایک دوست کی شادی میں جو کلر سیداں میں ہوئی تھی وہاں بھی اپنے ساتھی نعت خواں لے کر گیا تھا۔ وہ خود بھی نعت خوانی کرتا ہے، اس کی ظاہری وضع بھی ایک عام مذہبی آدمی کی سی ہے۔ اس کی زندگی پر نظر دوڑائی جائے تو کچھ اس طرح کی شکل سامنے آتی ہے۔

اٹھال، بارہ کہو کی میرابی بی سے اس نے 2009 کے اختتام میں شادی کی۔ اٹھال اس کے نانا کا گاؤں ہے۔ اس کا کوئی سگا ماموں نہیں ہے۔ اس کی والدہ کی دو اور بہنیں تھیں، نفیس احمد، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے سسر اور رشتے کے ماموں ہیں، حقیقی ماموں نہیں ہیں، اسی حوالے سے وہ انہیں ماموں کہتے ہیں۔ وقوعہ سے دو روز قبل پنڈی میں گیس کی لوڈشیڈنگ کے حوالے سے (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری فکرمند تھا اور اس نے گاؤں فون کر کے لکڑیوں کی بابت دریافت کیا تھا۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا اپنا آبائی گاؤں چھن باغ ہے جو آب پارہ کے گرد و نواح میں موجود دیہات میں سے ایک ہے۔ پڑیاں، پھلاں ناں باغ، اوجڑی خورد، سوہان اور دوسری طرف راول ڈیم میں آجانے والے گاؤں اور ان کے قرب و

جوار کے لوگوں کے نزدیک اس گھرانے کے ایک بزرگ ''بابا دادن خان'' کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ان کا ''مزار'' آج بھی کھڈا مارکیٹ کے ساتھ، سی ڈی اے کی عمارت کے عقب میں مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین راجا ظفر الحق کے گھر کے بالکل سامنے موجود ہے۔

یہ علاقہ 1958 تک آباد تھا اور اس گھرانے کے لوگ یہاں آباد تھے۔ اس سے پہلے ''بابا دادن خان'' اس گاؤں کے معروف اور خدا ترس بزرگ تھے، سید پور گاؤں کی طرف جانے والے لوگ اسی راستے سے گزرا کرتے تھے اور ''بابا دادن خان'' کسی مسافر کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیتے تھے۔!

سلام آباد بنا تو اس علاقے کے لوگوں کو بورے والا میں زمینیں ملیں اور دادن خان کے تین بیٹوں میں سے ایک بورے والا اور دو صادق آباد میں رہنے لگے۔ ''بابا دادن خان'' (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے پردادا ہیں، اٹھال، بارہ کہو (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا سسرال اور اس کے نانا کا گاؤں ہے۔ اٹھال کے لوگ راج پوت برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا تعلق اعوان ملک برادری سے ہے۔

سمیرا بی بی کی طرف سے ملک عامر (برادر عاشق رسول ﷺ غازی ممتاز حسین قادری) کی وساطت سے ایک بیان اخبارات کو جاری کیا گیا۔ جس میں اس نے کہا، میرے شوہر کے ہاتھوں جو کچھ ہوا اس میں اللہ کی مرضی تھی اور جو کچھ آئندہ ہوگا وہ بھی اللہ کے حکم سے ہوگا، میرے شوہر نے جو کیا اس پر ہر انسان خوش دکھائی دیتا ہے تو پھر میں کیسے ناخوش رہ سکتی ہوں، مجھے اپنے رب پر یقین ہے، اگر لوگ کہتے ہیں کہ میں خوش ہوں، تو وہ غلط نہیں کہتے۔ اپنے بیان پر سمیرا بی بی نے کہا، چونکہ میں پردہ دار خاتون ہوں اس لیے خود میڈیا کے سامنے نہیں آسکتی، میری شادی (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری سے بچپن سے ہی طے تھی، وہ میرے پھوپھی زاد ہیں، میں نے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی اور میری شادی ہو گئی۔ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری اچھے شوہر ہی نہیں نیک دل انسان بھی ہیں۔ جب انہیں پولیس نے گرفتار کر لیا تو اس دوران لیڈی

پولیس اہل کاروں نے ہمارے گھر آ کر مجھ سے بھی تفتیش کی تھی۔ ہمارے پورے گھر کی تلاشی لی گئی، لیڈی پولیس اہل کاروں نے مجھ سے میرے اور (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کے تعلقات، آپس میں ہونے والی گفتگو اور اس کی ترجیحات کے حوالے سے بات چیت کی تھی اس حوالے سے جو سچ تھا میں نے انہیں بتا دیا۔

ملک بشیر کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں، (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کا نمبر نواں ہے، اس سے چھوٹی ایک بہن ہے۔ اٹھال بارہ کہو اس کا ننھیال ہے اور نواسہ ہونے کے ناطے اس گاؤں کے لوگ اس سے ہمدردی رکھتے ہیں، اس کی شادی بھی اٹھال میں ہوئی ایک بہن بھی اس گاؤں کی بہو بنی، یہ حوالہ بھی اس گاؤں کے لوگوں کو اس کیس میں دلچسپی لینے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی لیے پہلے پہل (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری کو اٹھال بارہ کہو کا بتایا گیا، حالاں کہ اس کے آباؤ اجداد کا تعلق پٹن باغ سے تھا، آب پارہ، ستارہ مارکیٹ اور شکر پڑیاں کا علاقہ باغوں پر مشتمل تھا اور آج بھی اس علاقے کو گارڈن ایونیو کہا جاتا ہے۔

اوجڑی کلاں اور خورد یہاں کے قدیمی گاؤں ہیں۔ سوہان اور ڈھوک کالا خان بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، جب 1958 میں اسلام آباد کی تعمیر کے حوالے سے باتیں ہونے لگیں تو اس علاقے کے لوگ جلوس نکالا کرتے تھے، ایک بات جو حکومت کی طرف سے سامنے آئی تھی وہ ان لوگوں کو روزی روزگار کے مواقع فراہم کرنا تھا۔ جنرل ایوب نے اشارہ کر کے بتایا کہ مارگلہ سے پار میرا گاؤں ہے، جب یہ شہر آباد ہو جائے گا تو آپ رشک کریں گے اور ایسا ہی ہوا، یہاں کے لوگ اس طرف خدا آئے اور مری کے لوگ آب پارہ اور دوسری مارکیٹوں پر راج کرتے ہیں، بہر حال ''بابا دادن خان'' کے حوالے سے جو باتیں زبان زد عام ہیں وہ بھی دل چسپی کا باعث ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر کو جب ہٹانے کی کوشش کی گئی تو بلڈوزر کا چین ٹوٹ گیا، پھر کوشش کی گئی تو بلڈوزر کا پھل ڈرائیور کو لگ گیا۔ پھر اس قبر کو یہیں رہنے دیا گیا، یہ بھی پتا چلا ہے کہ ''بابا دادن خان'' خدا ترس بزرگ تھے اور ہر آنے جانے والے کو کھانا کھلائے بغیر جانے نہیں دیتے تھے، ایک بار ایک انگریز بھی اس

طرف آیا،"باباداون خان" اور ان کی بیوی نے کہا، گھر میں تو ٹینڈے پکے ہیں، کیا مرغی ذبح کرواؤں، تو اس پر "باباداون خان" نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور کہا، "باباداون خان" کے گھر جو پکے گا وہی کھانا غریب اور امیر ایک ساتھ بیٹھ کر کھائیں گے۔ گویا "باباداون خان" کھری طبیعت کے مالک تھے اور یہی رجحان ان کی اگلی نسلوں تک آیا۔

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ (عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری 2009 کے وسط تک ایک عام آدمی تھا، اس کے مذہبی رجحانات کے بارے میں جو باتیں سامنے آئی ہیں، ان میں کوئی صداقت نہیں، رپورٹ دبا لینے کی باتیں اور سی آئی ڈی کی طرف سے اس کو کٹر مذہبی بنانے کی تصدیق بھی نہیں ہوئی۔ کراچی کی کسی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہونے کا تذکرہ بھی ملتا ہے اور بے وفائی کا دکھ اٹھانے کے بعد اس نے مذہب میں پناہ ڈھونڈلی اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ایک شخص کے حوالے سے اس کی شخصیت سامنے آئی۔ اسی دوران اس کی شادی کردی گئی۔ 1985 کے بعد کا جو دور اس نے صادق آباد کے علاقہ کرنل یوسف کالونی میں گزارا وہ عام لڑکوں کی طرح کا ہے۔

(از: احمد لطیف صاحب، سنڈے میگزین ایکسپریس، کراچی، 16 جنوری 2011ء)

با محمد ﷺ ہوشیار

سیکولر دنیا نے فکر ونظر کے جو زاویے تخلیق کیے ہیں اس میں ہر کسی پر تنقید کی جا سکتی ہے۔ اس میں کوئی مقدس نہیں حتیٰ کہ پیغمبر بھی۔ جب کہ اپنے نبی ﷺ اور تمام انبیاء سے مسلمانوں کی عقیدت، تنقید کا ہلکا سا شائبہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کی ذات گرامی ہمارے نزدیک ہمارے مال، اولاد، والدین اور پیاسے کے لئے ٹھنڈا پانی جیسا عزیز ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر محبوب اور عزیز ہے اور ہم اس سلسلے میں ادنیٰ سی بات سننا گوارا نہیں کرتے، بساطِ عالم میں کسی اور کے پاس ایسی مقدس متاع نہیں۔ مسلمان اس کی حفاظت بھی ایسی ہی جی جان سے کرتے ہیں۔

ایک مغربی مبصر نے لکھا ہے "جب میں مسلمانوں کے حضور اکرم ﷺ کا ذکر سنتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مسلمانوں کے درمیان موجود ہیں۔ بے عمل سے بے

عمل مسلمان بھی آپ ﷺ سے ایسی محبت کرتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔" مغرب حیران ہے کہ یہ کیسی محبت ہے وقت کے ساتھ ساتھ جس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ دنیا جس سے آگاہ ہے ہمارے حکمران لاعلم ہیں، حالاں کہ حکمرانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ معاشرے کی ساخت کو سمجھیں۔ لوگوں کے جذبات خصوصاً مذہبی جذبات کا احساس کریں اور تعظیم بھی، گورنر سلمان تاثیر کو پریس کانفرنس نہیں کرنی چاہئے تھی۔ جب ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو انہوں نے "کالا قانون" کہا تھا۔ واضح ہو گیا تھا کہ سلمان تاثیر آئین قانون اور منصب کے تقاضوں کو اہمیت نہیں دیتے اور نہ ہی اس حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون سے مسلمانوں کا تعلق محض جذبات کا نہیں یہ چودہ سو برسوں کی علمیت، احتیاط، تحقیق اور اتفاق کا نتیجہ ہے۔

آج پاکستان نہ تو خود مختار ہے اور نہ ہی آزاد۔ یہ ایک کرائے پر چلنے والا ملک اور امریکہ کا خدمت گزار ہے جسے صرف سپاس پیش کرتے ہوئے گورنر سلمان تاثیر نے کہا تھا "یہ مت دیکھو کہ امریکی ڈرون حملوں میں کتنے لوگ مارے جا رہے ہیں یہ دیکھو کہ امریکہ سے امداد کتنی آرہی ہے۔" یہ سیاسی حرکیات، تاریخی شعور، جان اور آزادی کی حفاظت کے اس انسانی مسئلے سے لاعلمی کی مثال تھی جو آسیہ بی بی کے معاملے میں بار بار دہرائی گئی لیکن مسلمان پاکستانی قبائلیوں کی ہلاکت پر کسی کو یاد نہیں آئی۔ کراچی کی ایک عدالت نے ایک مسلمان کو بھی اس جرم پر سزائے موت سنائی ہے، روشن خیالی کے دعوے دار اس معاملے میں خاموش رہے۔

ڈرون حملوں کے حوالے سے گورنر کا بیان لوگوں نے برداشت کیا۔ کسی طرف سے کوئی احتجاج نہ ہوا صرف ملامت۔ لیکن عقائد؟ گورنر سلمان تاثیر کو اس باب میں خاموش رہنا چاہئے تھا۔ ان کا مقام و مرتبہ ہی نہیں تھا کہ اس عنوان پر گفتگو کریں۔ آسیہ کے معاملے میں انہوں نے قانون کا سہارا لیا اور نہ ہی معاملہ ہائی کورٹ لے جانے کی کوشش کی بلکہ اس قانون کو ماننے سے ہی انکار کر دیا۔ اس میں دو رائے نہیں ہو سکتیں کہ اگر قانون کے اطلاقی معاملے میں کوئی سقم ہے تو اسے دور کیا جائے۔ علماء کرام کی مشاورت سے غور کیا جا سکتا ہے۔ غور کیا

جانا چاہئے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دین اور دنیا کی جدائی پر یقین رکھنے والے، اس ظاہری مطالبے کی آڑ میں قانون کی ہر اس شق کو ختم کرنا چاہتے ہیں، جس سے اس ملک کا اسلامی تشخص ابھرتا اور اسلام سے وابستگی کا اظہار ہوتا ہو۔

(عاشق رسول ﷺ غازی) ممتاز حسین قادری اس قانون کی موجودگی کی وجہ سے ہی قانون ہاتھ میں لینے پر تنقید کا نشانہ ہیں کہ اس طرح معاشرہ بدترین انارکی کا شکار ہو سکتا ہے۔ جب کہ غازی علم دین شہید پر تنقید نہیں کی جاتی کیوں کہ اس وقت ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کا کوئی قانون تھا ہی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون پر عمل سے فساد کے تمام دروازے بند کیے جا سکتے ہیں جب کہ اس قانون کا انکار فساد پھیلانے کا باعث ہوگا۔ سیکولر دنیا کے عہد غلبہ کو فضیلت اور سیاست کا معیار سمجھنے والوں کی، پاکستانی معاشرے کے ردعمل سے زبانیں گنگ ہیں۔

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے فرمایا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ ایکٹ میں تبدیلی نہیں کر رہے۔ شدید اندرونی دباؤ اور مجبوری کے تحت پسپا ہونے والے داخلی محاذ پر خاموش ہوئے تو انہوں نے بیرونی محاذ کھول دیا۔ پوپ بینیڈکٹ سامنے آگئے جن کا بیان سراسر ناقص معلومات پر مبنی ہے کیوں کہ ناموس رسالت ﷺ قانون کا اطلاق تمام انبیاء پر ہوتا ہے یہ صرف حضرت محمد ﷺ سے مخصوص نہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب دانائے سبل، ختم الرسل محمد ﷺ کو تمام انسانیت کے لئے رشد و ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے پاکستان میں علماء کرام نے ناموس رسالت ﷺ قانون کے بارے میں جس ردعمل کا اظہار کیا شدت پسندی کہتے ہوئے اسے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حالاں کہ ردعمل ضروری اور عین مصلحت پر مبنی تھا۔ ورنہ دیگر معاملات کی طرح اس معاملے میں بھی تدریجاً مسلمانوں کو بے حس بنانے کا عمل جاری رہتا۔ اب جب کہ امت علماء کرام کے پیچھے کھڑی ہے علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ اجتماعی قومی زندگی پر بھی نظر ڈالیں اور اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے لوگوں کو بتائیں کہ بجلی، گیس اور پیٹرول کی قیمتوں میں آئے دن اضافہ بھی توہین اسلام ہے آپ ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے۔ کہ "پانی، آگ اور چراگاہوں پر ٹیکس

نہیں لیا جا سکتا۔" ٹارگٹ کلنگ، دہشت گردی، بھوک، بیماری، افلاس، جہالت، معاشی ناہمواری، طبقاتی تعلیم، اسلام کے منافی ہے۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ سودی معیشت، فحاشی، عریانی اور زور و ظلم کے اس نظام کے خلاف بھی لوگوں کو اسی طرح سڑکوں پر لائیں اور انہیں بتائیں کہ یہ نظام، توہین اسلام ہے۔ انسانیت کی فلاح کا نظام صرف ایک ہے اور وہ ہے اسلام۔

(از: محمد سلیم قریشی روزنامہ جنگ کراچی، اتوار، 16 جنوری 2011)

از خود فیصلہ فرمائیں کہ۔۔۔۔۔۔؟

مقتول سلمان تاثیر کے افکار و نظریات و عزائم

1- توہین رسالت ﷺ کا قانون، سزائے موت جنرل ضیاء الحق کا بنایا ہوا قانون ہے اور یہ کالا قانون ہے۔

(دیکھیں: نوائے وقت، کراچی، 23 نومبر 2010)

2- توہین رسالت ﷺ پر دی جانے والی سزائے موت ایک سخت اور بڑی ظالم سزا ہے اور قائداعظم محمد علی جناح کے پاکستان میں ایسا قانون نہیں تھا اور نہ اس قسم کی ظالم سزا ہو سکتی تھی۔

(دیکھیں: Asia Bibi Press Conference,

(http://www.salmmantaseer.com/main.aspx

3- ملک مولویوں نے ٹھیکہ پر نہیں لیا ہوا جو ہر بات پر شور مچاتے ہیں، 1973 کے آئین پر قوم متفق ہے اور یہی آئین جمہوریت کی بقاء ہے، ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو جلد ختم کر دیا جائے گا اور اپنے اس موقف پر میں قائم ہوں۔

(دیکھیں: روزنامہ جناح ہفتہ ستمبر 19، 2009

http://www.dailyjinnah.com/?p=25513

اس حوالے کیلئے مزید دیکھیں: United States Commission on
International Religious Freedom کی پاکستان Annual
Report 2009 کی رپورٹ دیکھیں جس میں یہ کہا گیا ہے:

The Zardari government has taken some positive steps regarding religious freedom. In November 2008,the government appointed prominent minority-rights advocate Shahbaz Bhatti as Federal Minister for Minorities with cabinet rank. <u>Mr. Bhatti has publicly promised that the Zardari government will review Pakistan's blasphemy laws</u> and that the governmet is committed to protecting the rights of minority religious communities including by implementing a five recent quota for religious minorities in federal government employment.

اس کے علاوہ روزنامہ جنگ، کراچی، 21 مئی 2010ء دیکھیں:

پاکستان کے وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی نے غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ حکومت نے توہین رسالت ﷺ قوانین میں ترمیم کا وعدہ کیا ہے اور ان قوانین کو اس طرح تبدیل کیا جائے گا کہ ان کی مدد سے کسی کو نقصان نہ پہنچایا جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اس پر کام کر رہے ہیں اور سال رواں کے آخر تک توہین رسالت ﷺ قانون میں ترمیم کر دی جائے گی۔

4- لاہور میں مرزائیوں/قادیانیوں کے عبادت خانوں پر حملوں کے بعد ان کی تعزیت کی اور ان کے مرکز پر گفتگو کے دوران یہ بات چیت ہوئی:

قادیانی: پرسوں کا جو واقعہ ہوا ہے یہ نتیجہ ہے اس نفرت کی مہم کا جو 74 میں ہمارے خلاف

جاری ہوئی کیونکہ اس سے پہلے اس طرح شہادتیں ہوئی تھیں جس طرح کوئی مسلمان شہید ہوتا تھا۔ دیوبندی، بریلوی جھگڑا ہوتا تھا۔ کچھ ادھر مرتے تھے کچھ ادھر مرتے تھے۔ اسی طرح ہوتا تھا۔ لیکن بطور کمیونٹی کوئی ٹارگٹ نہیں سوائے ہمارے۔

سلمان تاثیر: میں آپ کو واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تعزیت کے لئے آئے ہیں افسوس کے لئے آئے ہیں۔

قادیانی: میں آپ کا شکر گزار ہوں میں آپ کا ممنون ہوں جو میں نمایاں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ پی پی پی کے ایک اہم رکن ہیں اور اس وقت پی پی پی کی حکومت ہے اس لیے جو غلطیاں پیچھے ہو چکی ہیں آپ کو ان کو دور کرنے کے لیے بھی کچھ اسٹیپ اٹھانا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پی پی پی سے کسی کمیونٹی کے خلاف اپنے پچھلے دور حکومت میں کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور وہ پوائنٹ 74 کا وہ ہے۔

سلمان تاثیر: آپ کا پوائنٹ ہم نے نوٹ کر لیا ہے آپ نے پہلے بھی یہ بات کی ہے۔

(دیکھیں: Governor Punjab Visits Ahmadiyya Mosque Lahore
(<u>http://www.youtube.com/watch?v=pdlWfWrzHJo</u>

5- سلمان تاثیر کی بیٹی شیر بانو تاثیر نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا:

میرے والد مرزائیوں/قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی شق کے خلاف تھے۔

اس کی بیٹی کا یہ تفصیلی انٹرویو انڈیا کے ایک نجی ٹی وی NDTV چینل نے پروگرام The Buck Stops Here میں نشر کیا جس میں اپنے والد کے قتل کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے اس نے کہا کہ وہ گوجرہ کے عیسائیوں کے لیے کھڑے ہوئے اور انہوں نے مرزائیوں/قادیانیوں سے ملاقات کی جن کے عبادت خانے میں گزشتہ سال ظالمانہ طریقے سے حملہ کیا گیا، ان کو ملنے ہسپتال گئے اور انہیں (مرزائیوں/قادیانیوں) آپ کو پتا ہے کہ کافر قرار دے دیا گیا ہے اور اسی طرح کی خوفناک چیزیں ہیں۔ اس پروگرام کے دوران اس کے والد کے بارے میں جو جو باتیں بیٹی نے کہیں ان کا خلاصہ ٹی وی اسکرین پر دکھایا گیا اور اس میں یہ لکھا تھا کہ وہ اس آئینی شق کے خلاف تھے جس میں مرزائیوں/قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

(دیکھیں: 11 Jan 2011 Jang news)

http://www.ndtv.com/video.player.news/pakistan-s-judicial-system-is-a-sham-shehrbano-taseer/186846

6۔ سلمان تاثیر نے اپنی کتاب میں دو مقامات پر مرزائیوں/قادیانیوں کو A Quasi-Islamic Sect اور جبکہ ایک مقام پر The Quasi-Islamic Ahmadiyah Sect لکھا۔

(دیکھیں: Bhutto : A political Biography, Page No 105-152

Bhutto : A political Biography, Page No 192

اس کا معنی: شبہ الفرع الاسلامی

resembling; seeming; virtual, as if; as it were,as though,: having such a resemblance to another thing as to (fall within its general category quasi corporation)

7۔ ایک نجی ٹی وی Sama کے پروگرام میں اس شخص سے پوچھا گیا:

اینکر: ایک قانون آپ کی جماعت کے سربراہ نے بھی بنایا تھا 1974ء میں جس میں مرزائیوں/قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا اس قانون کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

سلمان تاثیر: وہ ساری اسمبلی نے اس قانون کو پاس کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک انسانی قانون ہے وہ کوئی خدا کا قانون نہیں ہے اگر لوگ متفق ہیں اور اس قانون کا کوئی برا اثر نہیں ہے تو وہ قانون رہے۔ دیکھیں یہ قانون میں تبدیلی کرنا آئین میں تبدیلی لانا اسمبلی کا کام ہے یہ میرا کام نہیں۔

اینکر: Blasphemy Law کو بھی تو اسمبلی نے پاس کیا تھا۔

سلمان تاثیر: ہاں تو اب یہ نئی اسمبلی آئی ہے۔ 18 ویں ترمیم بھی اسمبلی نے پاس کی ہے جو قانون پہلے سمجھتے تھے ٹھیک نہیں ہے ان میں ترمیم لانے میں کون سا برا کام ہے اس پر بیٹھ کر

نظر ثانی کریں۔

(دیکھیں یوٹیوب پر: Youtube: Salmantaseeronblasphemylaw)

8۔ سلمان تاثیر کے بیٹے آتش تاثیر نے اپنی کتاب میں اپنے باپ سلمان تاثیر کے بارے میں کہا کہ میرے باپ نے کہا: مجھے جیل میں قرآن پڑھنے کے لیے دیا گیا تو میں نے اسے کئی بار پیچھے سے سامنے دیکھا میں نے یہ محسوس کیا کہ اس میں میرے لیے کچھ نہیں تھا۔

"my father who drank Scotch every evening, never fasted and prayed, even ate pork and once said: 'It was only when I was in jail and all they gave me to read was the Koran---and I read it back to front several times----that I realised that there was nothing in it for me',")

(دیکھیں: Stranger to History,by Aatish Taseer Page no:21-22

معزز قارئین: مندرجہ بالا حوالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو گواہ جانتے ہوئے آپ از خود فیصلہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی انانیت کو ختم کرتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے جذبے کے تحت درست سوچ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بالایمان وبالخیر مرحمت فرمائے۔ آمین

ختم شد

☆☆☆☆☆

آسیہ بی بی اور قانونِ توہین رسالت ﷺ

آسیہ بی بی کا تعلق ننکانہ صاحب کے نواحی علاقے اٹانوالی سے ہے۔ پانچ بچوں کی 45 سالہ ماں آسیہ بی بی کو مقامی سیشن عدالت سے توہین رسالت ﷺ کے الزام میں موت کی سزا سنائی جا چکی ہے۔ آسیہ بی بی پر الزام ہے کہ اس نے گزشتہ سال کئی افراد کی موجودگی میں توہین رسالت ﷺ کی جس کے بعد اسے پولیس کے حوالے کیا گیا۔ پولیس نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت اس کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ اس مقدمے کی تفتیش ایس پی انویسٹی گیشن شیخوپورہ محمد امین شاہ بخاری نے کی اور ان کا کہنا ہے کہ دوران تفتیش آسیہ بی بی نے مسیحی برادری کے اہم افراد کی موجودگی میں اعتراف جرم کیا اور کہا کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے۔ لہٰذا اسے معاف کر دیا جائے۔

آسیہ بی بی کا کہنا تھا کہ گزشتہ سال کچھ مسلمان خواتین نے اس کے سامنے کہا کہ قربانی کا گوشت مسیحیوں کے لئے حرام ہوتا ہے جس پر غصے میں آ کر اس نے کچھ گستاخانہ کلمات کہہ ڈالے جس پر وہ معافی مانگتی ہے۔ آسیہ بی بی نے اپنے خلاف مقدمے کے مدعی قاری سالم سے بھی معافی مانگی لیکن اس کا موقف یہ تھا کہ توہین رسالت ﷺ کے ملزم کو معافی نہیں مل سکتی۔ ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ صاحب نوید اقبال نے گواہوں کے بیانات اور واقعاتی شہادتوں کو سامنے رکھتے ہوئے 8 نومبر 2010ء کو آسیہ بی بی کے لئے سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا اعلان کیا۔ اس سزا کے بعد وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی نے آسیہ بی بی کو بے گناہ قرار دیا اور ساتھ ہی تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کو بھی ظالمانہ قرار دے دیا۔

کچھ دنوں بعد گورنر پنجاب سلمان تاثیر شیخوپورہ جیل پہنچ گئے۔ انہوں نے بھی آسیہ بی بی کو بے گناہ قرار دیا اور کہا کہ وہ آسیہ بی بی کو صدر آصف علی زرداری سے معافی دلوا دیں گے۔ سلمان تاثیر نے بھی 295 سی پر تنقید کی جس کے بعد آسیہ بی بی پس منظر میں چلی گئی

اور 295 سی پر بحث شروع ہو چکی ہے۔ یہ بحث آسیہ بی بی کو مزید متنازع بنا رہی ہے کیونکہ یہ تاثر تقویت پکڑ رہا ہے کہ آسیہ بی بی کے نام پر ایک ایسے قانون کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ پوپ بینیڈکٹ کی طرف سے آسیہ بی بی کے رہائی کے مطالبے کے بعد کئی پاکستانی علماء اس معاملے کا عافیہ صدیقی کے معاملے کے ساتھ تقابلی جائزہ لے رہے ہیں اور یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ جن عناصر کو آسیہ بی بی کے ساتھ ناانصافی نظر آ رہی ہے وہ عافیہ صدیقی کے معاملے میں خاموش کیوں رہتے ہیں؟

بہتر ہوتا کہ آسیہ بی بی کے معاملے کو سیاسی رنگ دینے کی بجائے اسے افہام و تفہیم سے حل کیا جاتا۔ یہ درست ہے کہ ماضی میں کئی افراد کی طرف سے 295 سی کا غلط استعمال کیا گیا لیکن یہ غلط استعمال صرف مسیحیوں کے خلاف نہیں کیا گیا بلکہ مسلمانوں نے مسلمانوں کے خلاف بھی کیا۔ بالکل اسی طرح جیسے کئی مرتبہ دفعہ 302 میں بے گناہ افراد پر قتل کا الزام عائد کر دیا جاتا ہے اسی طرح 295 سی میں بھی بے گناہ افراد پر توہین رسالت ﷺ کا غلط الزام عائد کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ پچھلے بیس سالوں کے دوران توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن الزام میں 700 سے زائد مقدمات درج ہو چکے ہیں جن میں سے نصف سے زیادہ مقدمات مسلمانوں نے مسلمانوں کے خلاف درج کرائے لہٰذا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ 295 سی کا نشانہ صرف غیر مسلم بنتے ہیں۔

قانون میں کوئی خامی نہیں ہے البتہ قانون کے غلط استعمال کو روکنے کی ضرورت ہے۔ توہین رسالت ﷺ کا جھوٹا الزام لگانے والے کے لئے بھی سخت سزا قانون میں موجود ہے۔ جن افراد نے ماضی میں جھوٹے الزامات لگائے اگر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی تو 295 سی کا غلط استعمال نہ ہوتا۔ اگر شہباز بھٹی اور سلمان تاثیر اپنی دانست میں آسیہ بی بی کو بے گناہ سمجھتے ہیں تو ان کے پاس دو مناسب راستے موجود تھے۔ اول یہ کہ وہ کسی اچھے وکیل کا انتظام کرتے اور آسیہ بی بی کے خلاف سزا کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیتے۔ ماضی میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ ہائیکورٹ نے توہین رسالت ﷺ کے ملزمان کو رہا کر دیا کیونکہ ان پر الزام ثابت نہ ہو سکا۔ دوسرا راستہ یہ تھا کہ پنجاب حکومت سمیت ملک کی اہم دینی جماعتوں کی قیادت اور جید علماء کو اعتماد میں لے کر ایک مشترکہ تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی جاتی اور اس

کمیٹی کو یہ اختیار دیا جاتا کہ آسیہ بی بی کے بے قصور ثابت ہونے کی صورت میں صدر آصف علی زرداری سے اس کی سزا معاف کرنے کی سفارش کی جاتی۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ شہباز بھٹی اور سلمان تاثیر نے جو کچھ بھی کیا اس میں اصل مقصد آسیہ بی بی کو بچانا نہیں بلکہ 295 سی کو اڑانا نظر آتا ہے۔ 295 سی کے تحت توہین رسالت ﷺ کی سزا موت پر نہ صرف بریلوی، دیوبندی، اہل تشیع اور اہل حدیث کے جید فقہا اور علماء کا اتفاق ہے بلکہ یہ قانون پاکستان کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور شدہ ہے۔ 2 جون 1992 کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے یہ قرارداد منظور ہوئی کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا موت ہونی چاہئے۔ اس سے قبل وفاقی شرعی عدالت حکومت کو حکم دے چکی تھی کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا عمر قید کے بجائے موت مقرر کی جائے۔ قومی اسمبلی میں اس معاملے پر بھرپور بحث ہوئی جس کے بعد 295 سی کی منظوری ہوئی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قانون جنرل ضیاء کے دور میں لایا گیا تھا اس لئے اس قانون کو ختم کردیا جائے۔

یہ بڑی عجیب منطق ہے جنرل ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ کا رکن یوسف رضا گیلانی پیپلز پارٹی کی حکومت کا وزیر اعظم بن جائے تو قبول لیکن وہی جنرل ضیا توہین رسالت ﷺ کا قانون لائے تو قبول نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون کے تشکیل کے لئے آئینی تحریک قیام پاکستان سے کئی سال قبل مولانا محمد علی جوہر نے شروع کی تھی جب لاہور ہائیکورٹ کے جج کنور دلیپ سنگھ نے ایک قابل مذمت کتاب ”رنگیلا رسول“ کے ناشر راج پال کو محض یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اس کی کتاب مروجہ قانون کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کے زمرے میں نہیں آتی۔ مولانا محمد علی جوہر نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ قصور جج کا نہیں قانون کا ہے اور یوں توہین رسالت ﷺ کے لئے قانون سازی کا مطالبہ 1927ء میں شروع ہوا۔ دو سال کے بعد 1929ء میں ایک مسلمان نوجوان غازی علم دین نے راج پال کو لاہور میں قتل کردیا۔ غازی علم دین کو سزائے موت دی گئی تو علامہ اقبال نے ان کی رہائی کے لئے قائداعظم کو وکالت پر آمادہ کیا۔ غازی علم دین کی پھانسی کے بعد علامہ اقبال نے ان کے جنازے میں شہید کو خراج تحسین پیش کیا۔

یاد رہے کہ غازی علم دین شہید کے جنازے میں میت کے لئے چارپائی کا

بندوبست سلمان تاثیر کے والد ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر نے کیا تھا۔ اگر برصغیر میں توہین رسالت ﷺ کا قانون موجود ہوتا تو غازی علم دین کی طرف سے راج پال کو قتل نہ کیا جاتا۔ توہین رسالت ﷺ سے فساد پھیلتا ہے، توہین رسالت ﷺ کے قانون پر صحیح عملدرآمد سے فساد کے تمام راستے مسدود کئے جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی اس قانون کو بدلنے کی کوشش کرے گا تو وہ پاکستان میں فساد پھیلانے کا باعث بنے گا لہٰذا آسیہ بی بی کے نام پر اس قانون کو ٹارگٹ نہ کیا جائے۔ آسیہ بی بی اگر واقعی بے گناہ ہے تو اس کی رہائی کے لئے اعلیٰ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ اس سلسلے میں میڈیا کو بہت ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے اور جس کسی نے بھی زیادتی کی ہے اسے بے نقاب کرنا چاہئے۔

(از: حامد میر، روزنامہ جنگ کراچی، جمعرات مورخہ 25 نومبر 2010)

توہینِ رسالت کے قانون کو مت چھیڑو!

توہینِ رسالت کے قانون کو مت چھیڑو
اس دین و شریعت کے قانون کو مت چھیڑو
ناموسِ رسالت کے دیوانوں کو مت چھیڑو
ان شمعِ رسالت کے پروانوں کو مت چھیڑو

یہ مال بھی دیتے ہیں ناموسِ رسالت پر — یہ آل بھی دیتے ہیں ناموسِ رسالت پر
یہ آن بھی دیتے ہیں ناموسِ رسالت پر — یہ جان بھی دیتے ہیں ناموسِ رسالت پر

یہ جان لے امریکہ اور اس کے حواری سب
جتنے بھی ہیں دنیا میں شیطاں کے پجاری سب
اپنالیں وہ تدبیریں شیطان کی ساری اب
ہم خاک میں ملا دیں گے تدبیریں یہ ساری اب

ہم رکھتے ہیں سینے میں ارمان شہادت کے — جذبات تحفظ کے ناموسِ رسالت کے
سرکار کی تعظیم و توقیر و محبت کے — اور روزِ قیامت میں آقا کی شفاعت کے

ایماں کی ملی دولت تعظیمِ رسالت سے
ہر عزت و ہر عظمت تعظیمِ رسالت سے
کونین کی ہر نعمت تعظیمِ رسالت سے
عظمت کو ملی عظمت تعظیمِ رسالت سے

علامہ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی
رئیس: دار العلوم قمر الاسلام کراچی
سربراہ مجلس تحفظ شعائر اسلام

عاشقِ رسول ﷺ غازی ممتاز حسین قادری

عاشقِ نبی　　عاشقِ نبی
ممتاز قادری　　ممتاز قادری
محبوبِ نبی　　محبوبِ نبی
ممتاز قادری　　ممتاز قادری

گستاخِ رسول کا کیا انجام
تجھ پہ اللہ کی رحمت و سلام
سدا سر بلند رہے گا تیرا نام
تو ہے لائقِ عزت و اکرام

عشقِ نبی سے تو ہے پُر جوش
دشمنِ نبی کا تو ہے سرفروش
نہ کر سکے گی دنیا تجھے فراموش
کیوں رہیں اب ہم خاموش

حرمتِ رسول پہ ہے جاں قربان
یہی ترا عمل یہی ہے ترا فرماں
محبتِ رسول گر نہ ہو اے مسلمان
کامل نہیں ہے ترا مرا ایماں

کون کرے گا تجھ سے کچھ بُرا
حامی و ناصر ہے تیرا خدا
رحمت ہو اللہ کی تجھ پہ سدا
رب سے ہے راشد کی یہی دعا

راشد حسین
معلم دارالعلوم قمرالاسلام کراچی